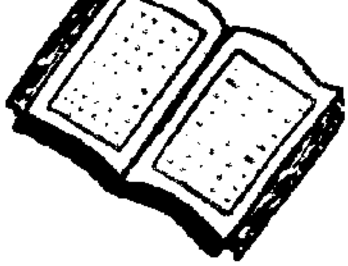

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

فون ۶۹۲

الفرقان

خصوصی نمبر

"مذاہبِ عالم پر نظر"

جون ۱۹۷۵ء

سالانہ اشتراک

پاکستان — دس روپے
بیرونی ممالک ہوائی ڈاک — اڑھائی پونڈ
بیرونی ممالک بحری ڈاک — سوا پونڈ
فی پرچہ کی قیمت — ایک روپیہ
تفصیل اندر ملاحظہ فرمائیں

مدیر مسئول
ابوالعطاء جالندھری

جماعت احمدیہ راولپنڈی کی احمدیہ مسجد نور

جسے حکومت پاکستان کے محکمہ بحالیات نے ڈیڑھ لاکھ روپیہ میں نیلام کر دیا ہے۔

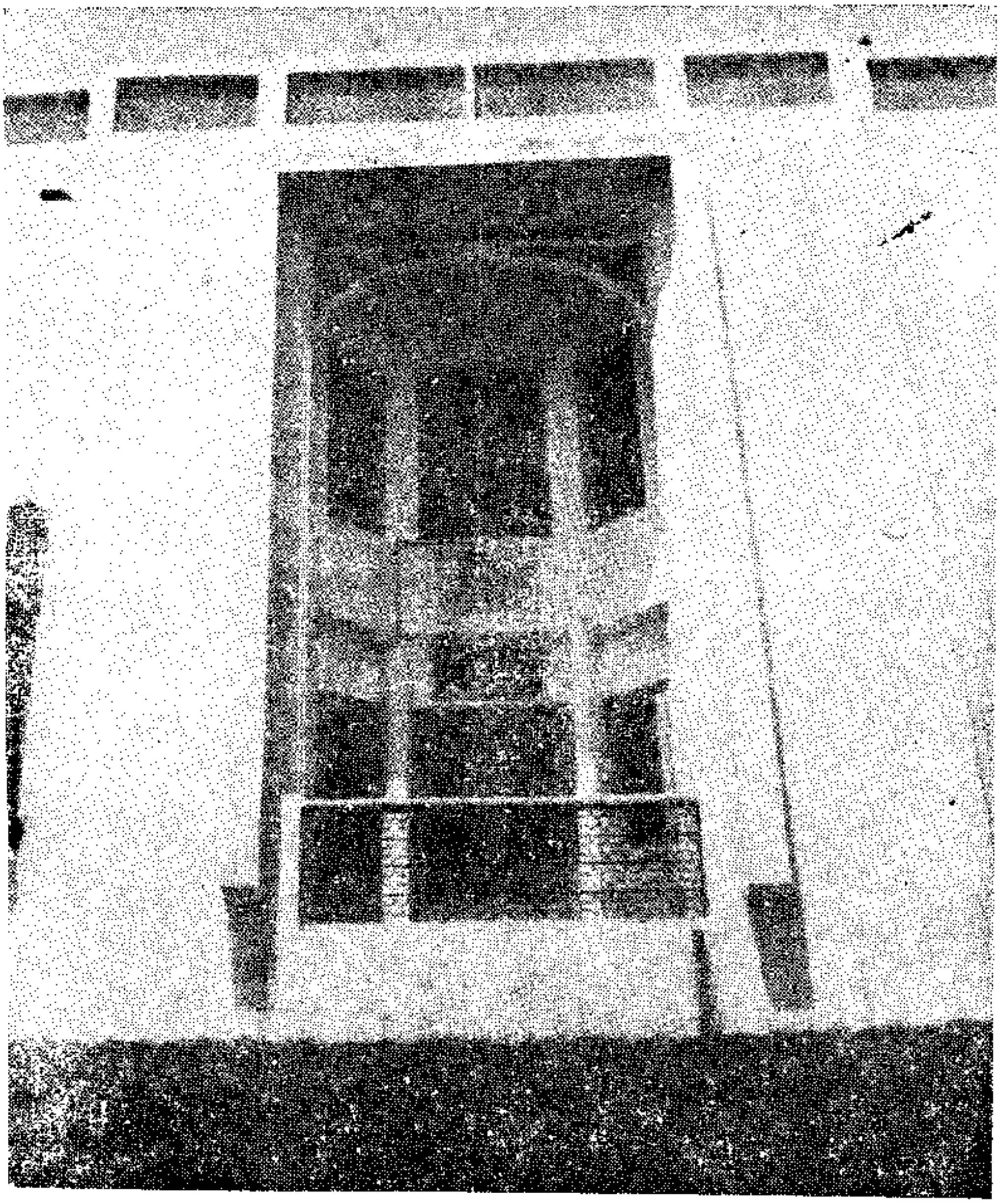

دوسرا حصہ آخری صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

صلحائے و اولیائے کا زندہ اصل

سہ کس بنظرِ یار رسید لقبے نہ شد
تا بنظرِ غیر نظر لقبے نہ شد

ماہنامہ الفرقان ربوہ

نمبر: ۶۹۲

جلد: ۲۵ شمارہ: ۶

جون ۱۹۷۵ء

جمادی الاولیٰ ۱۳۹۵ ہجری قمری

احسان ۱۳۵۴ ہجری شمسی

مدیر مسئول

ابوالعطاء جالندھری

مجلسِ تحریر

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب — ربوہ

مولانا دوست محمد صاحب شاہد — ربوہ

خان بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن
16, Gressenhall Road London S.W.18

مولوی عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد جاپان
P.O. Box 1482 C.P.O. TOKYO.

قیمت
ایک روپیہ

الفہرست

مضمون	صاحبِ مضمون	صفحہ
احمدیوں کی مسجد نیلام کر دی گئی	ایڈیٹر	[illegible]
ایک صاحب کے پانچ سوالات کے جواب	ایڈیٹر	"
عجیب گم ہے بشری کی کم کے وعدے کا (نظم)	جناب سید ساجد احمد صاحب نانا	[illegible]
شذرات	ایڈیٹر	"
البیان۔ (سورۃ الاعراف کا ترجمہ و مختصر تفسیر)	ابوالعطاء	۹ "
ہم لوگ (نظم)	جناب عبدالمنان صاحب ناہید	۱۳ "
یقینی منزل (نظم)	جناب ابوالاقبال نسیم سیفی صاحب	۱۴ "
ابتلاء و امتحان کا سال (نظم)	جناب چوہدری شبیر احمد صاحب	۱۵/۱۶ "
امتِ مسلمہ کے تہتر فرقے	جناب چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے انچارج خلافت لائبریری	۱۷ "
تجھیں سے ابد تک فروغ پائے گا۔ (نظم)	جناب مرزا محمود احمد صاحب مجاہد فاضل فارسی	۲۴ "
چین میں اسلام کا پراسپیکٹ مستقبل	جناب مولوی محمد عثمان صاحب چینی کراچی	۲۵ "
فضائل القرآن (دعوۃ نظم)	جناب سید ضمیر محمد عثمان صاحب صدیقی ایم اے	۳۰ "
کابل میں سنگساری (ماخوذ)	جناب مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری کا مقالہ	۳۴ "
چند مفید اور ضروری اقتباسات		۳۶ "
بزم تحقیق	جناب نسیم سیفی صاحب	۳۹ "
ایک سورج ہے ایک امام اپنا (نظم)	جناب عبدالمنان صاحب ناہید	۴۰ "
ایڈیٹر کے نام چند خطوط	حسن و ثنائیہ و غیرہ احباب	۴۱ "
سیٹھ ابراہیم کی ایک اہم تحریر "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے	ماخوذ از اخبار احمدیہ لندن	۴۵ "
شمعِ شہید رنگ میں تھی (پنجابی نظم)	جناب محمود ترکی	۴۶ "

اداریہ

احمدیوں کی مسجد نیلام کر دی گئی

اہلِ دل منصف مزاج شرفاء سے اپیل

راولپنڈی میں شاہراہ پہلوی (مری روڈ) پر جماعت احمدیہ کی مشہور جامع مسجد ہے جو مسجد احمدیہ نور کے نام سے موسوم ہے ربع صدی سے زیادہ عرصہ گزرا کہ جماعت کے دوست اس مسجد میں نمازیں ادا کرتے ہیں۔ جمعے پڑھتے ہیں۔ احمدی مرد، احمدی خواتین اور بوڑھے وجوان اور بچے اس مسجد میں عبادت بجا لاتے ہیں۔ رمضان المبارک میں تراویح ہوتی ہیں اعتکاف کیا جاتا ہے۔ عیدوں کی نمازیں پڑھی جاتی ہیں۔ ملک کے کونے کونے کے ہزارہا احمدیوں کو اس مسجد میں نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ غرض سالہا سال سے احمدیہ مسجد راولپنڈی ایک معروف و مشہور مسجد ہے اپنے اور بیگانے سب اسے بطور مسجد جانتے ہیں۔ اس کے مینار دور سے نظر آتے ہیں اور اس کے مسجد ہونے پر شاہد ناطق ہیں (اسی شمارہ میں اس کا فوٹو بھی شائع ہو رہا ہے) غرض مسجد احمدیہ راولپنڈی کا وجود ایک واضح اور مسلّمہ حقیقت ہے۔

۳۱ مئی ۱۹۷۵ء کی صبح کو ہم ایک تبلیغی وفد کے طور پر لاہور جا رہے تھے۔ سکھیکی کے مقام پر روزنامہ نوائے وقت خریدا تو اس کے پہلے صفحہ پر یہ خبر درج تھی:—

"شاہراہ پہلوی پر واقع قادیانیوں کے مرکزی ادارے کو آج ڈیڑھ لاکھ روپے میں نیلام کر دیا گیا یہ نیلامی محکمہ بحالیات نے کی جو زمین اور عمارت کی ملکیت کا دعویدار ہے۔ سب سے زیادہ بولی اہلِ حدیث کے نمائندوں نے دی۔"

(روزنامہ نوائے وقت۔ ۳۱ مئی ۱۹۷۵ء)

اسے پڑھ کر ہم سب ششدر رہ گئے کئی ساتھیوں نے کہا کہ یہ کوئی اور عمارت ہوگی یا شاید کسی احمدی فرد کے مکان کو "مرکزی ادارہ" قرار دے کر اس کی نیلامی کا اعلان کر دیا گیا ہے کیونکہ یہ بات تو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ جماعت احمدیہ کی عداوت میں لوگ بلکہ حکومت کے ادارے یہاں تک جا سکتے ہیں کہ ان کی مسجدیں نیلام کرنے لگ جائیں۔

لاہور پہنچنے پر جب تصدیق ہو گئی کہ حکومت پاکستان کے محکمہ بحالیات نے یہ اقدام کیا ہے تو ہماری زبانوں سے بے ساختہ نکل گیا کہ اگر ظلم اس حد تک پہنچ گیا ہے تو پھر ہمارے لئے خدائے واحد و یگانہ کے آگے فریاد کرنے

کے سوا اور کیا چارہ رہ گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ!

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہودیوں کے معابد، عیسائیوں کے گرجوں، دیگر تمام اہلِ ادیان کی عبادت گاہوں اور مساجد سے بھی دفاع کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور کسی گروہ کی عبادت گاہ سے تعرض کرنے کی مسلمانوں کو قطعاً اجازت نہیں دی (سورۃ الحج ۔ ع ۶) مسجدوں سے کسی طریق سے بھی روکنے اور عبادتِ الٰہی کے راستہ میں حائل ہونے کو نہایت ظالمانہ فعل قرار دیا ہے اور اس فعل کا ارتکاب کرنے والوں کے لئے اس دنیا میں ذلت و رسوائی اور آخرت میں عذاب عظیم کا وعید بیان فرمایا ہے (سورۃ البقرہ ۔ ع ۱۴)

مساجد و معابد سے رابطہ ایک نہایت نازک اور حساس رابطہ ہوتا ہے۔ اس بارے میں کسی قسم کا استخفاف اور کسی نوع کی اہانت قابلِ برداشت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ نے یہی تعلیم دی ہے کہ اختلافاتِ مذہبی کا فیصلہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے قیامت کا دن مقرر فرمایا ہے۔ حتیٰ کہ دشمنوں کے جنگ کا آغاز کر دینے کے باوجود بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آپ کے خلفاء رضی اللہ عنہم نے مجاہدین کو یہی ہدایت فرمائی ہے کہ کسی قوم کے معبد کو مسمار نہ کیا جائے بلکہ گرجوں میں پناہ لینے والے راہبوں اور عبادت گزار لوگوں سے بھی تعرض نہ کیا جائے۔ کیا ایسی پاکیزہ اور انتہائی رواداری کی تعلیم کی طرف منسوب ہونے والوں کے لئے سزاوار تھا کہ وہ احمدیوں کی مسجد کو نیلام کر دیں؟

ہم یقیناً جانتے ہیں کہ دنیا بھر کے احمدیوں کے دل اس خبر سے سخت مجروح ہوئے ہیں مگر چونکہ یہ مومنوں کی ایک پُرامن اور پابندِ قانون جماعت ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر فریاد کے علاوہ عام لوگوں کے متشددانہ احتجاج کی طرح احتجاج کرنا اس جماعت کا طریق نہیں۔ وہ قانون کے ذریعہ حق لینے کی قائل ہے اور عدالتوں کے انصاف پر اسے وثوق ہے اس لئے اب بھی یہی طریق اختیار کر رہی ہے۔ مگر ہم اس کے ساتھ ساتھ تمام شرفاء سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ احمدیوں کی اس مظلومیت کو اس نقطۂ نظر سے دیکھیں کہ آیا یہ طریق اہلِ وطن کے دلوں میں الفت اور ملک کے باشندوں میں باہمی اتحاد پیدا کرنے والا ہے یا یہ دلوں کو زخمی کرنے والا ہے؟ ہم تو اِلَی اللّٰہِ الْمُشْتَکٰی کہنے پر اکتفا کرتے اور اسی سے ہر قسم کی اعانت اور مدد کے طلب گار ہیں۔ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر

○

اَلْبَیَان

ماہنامہ الفرقان میں جو ترجمہ و تفسیری نوٹ البیان کے نام سے شائع ہو رہے ہیں ان کی پہلی جلد دس پاروں پر مشتمل بعد نظرثانی شائع ہو رہی ہے آپ اس کارِ خیر میں کیا مشورہ دیتے ہیں اور کیا حصہ لیں گے؟

(ابوالعطاء)

ایک صاحب کے پانچ سُوالات کے جواب

ملتان چھاؤنی سے ایک طالب حق بھائی نے مندرجہ ذیل پانچ سوالات بھیج کر بذریعہ الفرقان اُن کے جواب طلب فرمائے ہیں۔ مفصل اور لمبے جوابات تو سلسلہ کی تصانیف میں موجود ہیں ہم اختصار کے ساتھ ہر سوال کا جواب درج کرتے ہیں۔ وَبِاللّٰہِ التَّوفیق!

سوال اوّل:

"نبوت کمائی نہیں جاتی۔ عطا ہوتی ہے۔ نبی بنتا نہیں خدا بناتا ہے۔"

الجواب: نبوت انہی انسانوں کو عطا ہوتی ہے جو اللہ کے نیک بندے ہوتے ہیں۔ بدکاروں اور سرکشوں کو عطا نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یلقی الروح من امرہ علی من یشآء من عبادہ (المومن ع۲) کہ میں اپنے نیک بندوں میں سے جس پر چاہتا ہوں اپنا کلام نازل کرتا ہوں۔ سورہ بقرہ میں آتا ہے کہ جب حضرت ابراہیمؑ نے تمام احکام الٰہی کی تعمیل فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنّی جاعلک للناس اماماً کہ میں آپ کو لوگوں کے لئے امام مقرر کرنے والا ہوں تو حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا کہ یہ سلسلۂ امامت میری ذریت میں بھی جاری رکھیو۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لاینال عھدی الظالمین۔ (البقرہ ع۱۵) کہ میرا یہ عہد و پیمان ظالموں کے لئے نہیں۔ گویا خدائی امامت پانے کے لئے صالح ہونا ضروری شرط ہے

نبی خدا کے بنانے سے ہی بنتا ہے۔ آپ نہیں بن سکتا۔ نبوت ایک موہبت ہے مگر یہ موہبت نیکوکاروں کو ہی ملتی ہے۔ ابوجہل جیسے لوگوں پر یہ موہبت نہیں ہوتی۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّیَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ (الشوریٰ ع۵) کہ خدا جس کو چاہتا ہے بطور موہبت لڑکیاں عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بطور موہبت لڑکے دیتا ہے۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ ماں باپ (میاں بیوی) کو اولاد بطور موہبت ملتی ہے لڑکے لڑکیاں خدا ہی عطا کرتا ہے خود بخود کوئی شخص پیدا نہیں کرسکتا لیکن اس موہبت کے حقدار انہی لوگوں میں سے ہوتے ہیں جو شرط ازدواج کو پورا کرتے ہیں۔

پس نبوت یقیناً موہبت ہے مگر ملتی نیکوں کو ہی ہے چونکہ ہر نیک انسان نبی نہیں ہو سکتا جسے خدا چاہتا ہے وہی نبی بنتا ہے اس لئے یہ بالکل درست ہے کہ نبوت کمائی نہیں جاتی عطا ہوتی ہے۔

سوالِ دوم:

"نبی دنیا میں کسی سے پڑھتا نہیں خدا تعالیٰ پڑھاتا ہے"

الجواب: اگر یہ معیارِ نبوت ہوتا تو قرآن مجید کی آیت یا حدیث نبوی میں مذکور ہوتا جب ایسا نہیں ہے تو محض کسی برگزیدہ شخص کا انکار کرنے کے لئے خود ساختہ معیار قائم کرنا درست نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جہاں تک امورِ نبوت کا تعلق ہے وہ نبی کو خدا تعالیٰ ہی پڑھاتا ہے مگر جہاں تک کسی زبان کے پڑھنے یا عام امور کے سیکھنے کا سوال ہے نبی دوسرے غیر نبی سے بھی پڑھ اور سیکھ سکتا ہے۔ قرآن مجید میں کہ حضرت موسیٰؑ نے حضرت خضرؑ سے کہا تھا هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا (الکہف۔ ع) کہ اگر آپ مجھے اچھی باتیں سکھائیں تو میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں آگے لمبا قصہ ہے۔ صحیح البخاری میں ہے کہ حضرت اسمٰعیلؑ نے بنو جرہم۔ ایک مشرک قبیلہ سے عربی زبان سیکھی تھی۔ تعلّم العربیۃ منھم (البخاری جلد ۲ ص ۴۷ مطبوعہ مصر) پس یہ درست نہیں کہ عام زبان وغیرہ بھی نبی کسی اور سے نہیں سیکھتا۔

سوالِ سوم:

"نبی کتابیں نہیں لکھتا خدا تعالیٰ نازل کرتا ہے"

الجواب: کتاب بمعنی شریعت و قانون ہو تو وہ خدا تعالیٰ ہی نازل کرتا ہے۔ کوئی نبی نازل نہیں کرتا۔ باقی رہا لکھنا پڑھنا تو اللہ تعالیٰ نے اَلنَّبِیَّ الْاُمِّیَّ صرف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتیاز بیان فرمایا ہے اس سے ظاہر ہے کہ باقی انبیاء امی نہ تھے ورنہ یہ آنحضرتؐ کا امتیاز نہیں رہتا اور جب باقی نبی امی نہ تھے تو معلوم ہوا کہ وہ لکھ پڑھ سکتے تھے اور کتابیں لکھنا کوئی عیب کی بات نہیں ہے یہ تو ایک طریقہ تعلیم ہی ہے جو يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ کی ذیل میں آ جاتا ہے۔ یہودی تاریخ بتاتی ہے کہ حضرت مسیحؑ نے استاد سے تورات پڑھی بھی اور وہ لکھنا بھی جانتے تھے۔ حضرت سلیمانؑ نے ہدہد کو کہا تھا۔ اِذْهَبْ بِّكِتٰبِیْ هٰذَا (النمل۔ ع) کہ تم میری یہ کتاب یا خط ان لوگوں کے پاس لے جاؤ۔

سوالِ چہارم:

"نبی محکوم نہیں ہوتا۔ نبی حکومت کرتا ہے"

الجواب: (۱) ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے نام اور ان کی تاریخ بتائیں اور پھر دیکھیں کہ آیا وہ سب حکومت کرتے تھے (۲) سوچیں کہ کیا حضرت لوطؑ، حضرت شیثؑ، حضرت زکریاؑ، حضرت یحیٰیؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت اسمٰعیلؑ، حضرت الیسعؑ، حضرت ہارونؑ، حضرت موسیٰؑ اور دوسرے بہت سے نبیؑ حکومت کرتے رہے ہیں! (۳) حضرت یوسفؑ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا ہے ما کان لیأخذ اخاہ فی دین الملک الّا ان یشاء اللہ (یوسف۔ ع) کہ اگر اللہ تعالیٰ کی خاص مشیت نہ ہوتی تو یوسفؑ بادشاہِ وقت کے قانون کے مطابق اپنے بھائی کو روک نہ سکتے تھے۔ گویا وہ فرعونِ مصر کے قانون کے تابع تھے۔ پس نبیوں کی اصل حکومت

عجیب رنگ ہے "بشریٰ لکم" کے وعدے کا

از جناب سید ساجد احمد صاحب ٹیچر احمدیہ سکول غانا

جناب ساجد صاحب نے اس نظم میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خطاب فرمایا ہے۔

اندھیری شب کا کنارا ہے اور سحر ہے قریب — کہیں حسیں تو ستارا ہے اور سحر ہے قریب
ہوئی ہے کل کی جبیں جس کے نور سے معمور — وہ نام بھی تو تمہارا ہے اور سحر ہے قریب
ابھارتا ہے جو ہر صبح اک نیا سورج — تمہیں وہ جان سے پیارا ہے اور سحر ہے قریب
نہاں ہے سینۂ شب میں شفق کی شوخ کرن — اسی نے شوق ابھارا ہے اور سحر ہے قریب

عجیب رنگ ہے بشریٰ لکم کے وعدے کا
سحر کا اس میں اشارا ہے اور سحر ہے قریب

●

روحانی ہوتی ہے۔ ہاں بعض کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مصلحت کے ماتحت ظاہری بادشاہت بھی دی ہے مگر یہ ہر ایک کے لئے قاعدہ نہیں ہے ورنہ بہت سے نبیوں کا انکار کرنا پڑے گا۔

سوال پنجم:

"نبی اُمّی ہوتا ہے۔"

الجواب: اوپر جواب گزر چکا ہے اُمّی بمعنی معصوم تو بلاشبہ ہر نبی اُمّی ہوتا ہے۔ اُمّی بمعنی لکھنا پڑھنا نہ جاننے والا ہو تو صرف رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یہ خصوصیت ہے۔ باقی کسی دوسرے نبی کو اللہ تعالیٰ نے اُمّی نہیں کہا۔

شذرات

۱- ایک بددیانت یا دوسرا جھوٹا

مدیر چٹان لکھتے ہیں :-

"مولانا غلام غوث ہزاروی نے ٹانک میں تقریر کرتے ہوئے مفتی محمود پر الزام لگایا ہے کہ انھوں نے اپنے ۹ ماہ کے دور وزارت میں دو لاکھ دس ہزار روپے کی ناجائز رقم حاصل کی ہے جو مولانا صدر الشہید اور مولانا زاہد کے نام پر منتقل کی گئی ہے مولانا ہزاروی نے مزید الزام لگایا کہ مفتی صاحب دن کو اسمبلی کا بائیکاٹ کرتے اور رات کو وزیر اعظم سے ملاقات کرتے ہیں۔ آپ نے مزید کہا کہ مفتی محمود نے وزیر اعظم سے استدعا کی ہے کہ انھیں وفاقی وزیر بنا دیا جائے تو وہ عبدالولی خان کی بھرپور مخالفت کریں گے۔"

(چٹان لاہور - ۹ جون ۱۹۷۵ء)

الفرقان : الزامات نہایت سنگین ہیں اور الزام لگانے والے "بزرگ" بھی بڑے عالم سمجھے جاتے ہیں اگر الزامات درست ہیں تو مفتی محمود صاحب کا بددیانت ہونا ظاہر ہے اور اگر الزامات جھوٹے ہیں تو مولوی ہزاروی صاحب کا کذب ثابت ہوتا ہے دونوں میں سے ایک تو بہرحال ظالم و فاسق ثابت ہو گیا ہے۔

۲- "آپ کے اسلام سے ہمارا کفر اچھا ہے"

مدیر چٹان نے لکھا ہے :-

"ہم مولانا ہزاروی سے درخواست کریں گے کہ ازراہ کرم ہم گنہگاروں کو علماء کی ایک ایسی فہرست مہیا کر دیں جو آپ کے نزدیک راستباز اور دیانت دار ہیں۔ فی الحال تو ہمیں آپ کی ذات کے سوا پورے ملک میں کوئی شخص ایماندار نظر نہیں آتا اور اگر اسلام کی نمائندگی آپ کرتے ہیں اور آپ ہی کے کردار و گفتار کا نام اسلام ہے تو ہم نہایت ادب کے ساتھ یہ عرض کرنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ یا شیخ العصر! اسلام کو دس ہزار سلام! آپ کے اسلام سے ہمارا کفر اچھا ہے۔"

(چٹان - ۹ جون ۱۹۷۵ء صفحہ ۵)

الفرقان : کیا یہی علماء نہیں تھے جو احمدیوں کو "غیر مسلم" قرار دلانے میں پیش پیش تھے؟ ؎

چاہ کن را چاہ درپیش

۳۔ مساجد سیاسی دشنام طرازی کا پلیٹ فارم

جناب کوثر نیازی وزیر امور مذہبی کہتے ہیں:—

"بدقسمتی سے بعض عناصر نے مساجد کو سیاسی دشنام طرازی کے پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کرنا شروع کر دیا ہے۔ انھوں نے کہا۔ سیاست اسلام میں ممنوع نہیں ہے لیکن ایسے عناصر کی سیاست کو اسلامی سیاست کا نام نہیں دیا جا سکتا۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۳ مئی ۱۹۷۵ء)

الفرقان: کیا اب بھی اس حدیث نبوی کے پورا ہونے میں شک ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

"مساجدهم عامرة وهي خراب من الهدى علماؤهم شر من تحت اديم السماء من عندهم تخرج الفتنة و فيهم تعود؟"

۴۔ خوشامدیوں کا ٹولہ

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے قومی اسمبلی کے فیصلہ کا سہرا وزیر اعظم بھٹو کے سر باندھنے والے علماء دین کے متعلق شاہ احمد نورانی کہتے ہیں:—

"دراصل یہ خوشامدیوں کا ٹولہ ہے جو اپنے مادی مفادات کی خاطر ہر ذور میں چڑھتے سورج کی پوجا کرتا ہے۔ اس کی ساری سوچ اس لئے وقف ہوتی ہے کہ کب اور کس طرح انہیں کوئی موقع ملے اور یہ دُم ہلاتے ہوئے اور زبان چاٹتے ہوئے خوشامد کے لئے پہنچ جاویں تاکہ سرکاری نظر کرم ہو جائے۔"

(ترجمان اہلسنت کراچی نومبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۲۱)

الفرقان: اپنے مخالف علماء کو خود ایک مولوی صاحب کا ان الفاظ میں یاد کرنا مشہور ضرب المثل کی سچائی پر دلیل ہے۔

۵۔ دین فروش علماء

عبدالستار خان فاضل جامعہ سلفیہ لکھتے ہیں:—

"افسوس یہ ہے کہ آج شکم پرست مولوی دورزش زہن دکام کی خاطر دین فروشی کر کے عید میلاد النبی منانے کے جواز کا ہی نہیں بلکہ شرکین محلس کے لئے کار ثواب کا فتویٰ دے رہے ہیں۔ فَلْيَبْكِ عَلَى الْإِسْلَامِ مَنْ كَانَ بَاكِيًا ......"

(ہفت روزہ "اہلحدیث" لاہور ۴ اپریل ۱۹۷۵ء)

الفرقان: علماء کی "دین فروشی" احادیث نبویہ کی پیشگوئیوں کا واضح ظہور ہے۔

۶۔ مسلمان سے زبردستی کلمۂ کفر کہلوانے سے وہ کافر نہیں ہوتا

مولانا محمد اسحاق صاحب صدر مدرس مدرسہ تقویۃ الاسلام

البیان

قرآن مجید کا سلیس اردو ترجمہ مختصر تفسیری حواشی کے ساتھ

سُوْرَةُ الْاَعْرَافِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ مَعَ الْبَسْمَلَةِ مِائَتَانِ سَبْعُ اٰيٰتٍ وَّاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رُكُوْعًا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ①	اللہ کے نام سے (میں پڑھتا) شروع کرتا ہوں جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے (۱)
الٓمّٓصٓ ②	میں اللہ ہوں سب باتوں کو بخوبی جاننے والا ہوں اور ہر بات اور بیان میں صادق ہوں (۲)
كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ	یہ عظیم کتاب ہے جو تیری طرف اتاری گئی پس اس کی وجہ سے تیرے سینے میں کوئی تنگی نہ ہو (اس کتاب کو اس لئے اتارا گیا ہے) تا تو اس کے ذریعہ سے (مجرموں کو آنے والے عذاب سے) ڈرائے نیز یہ کتاب ایمان داروں کے

تفسیر

خلاصۂ مضمون: سورۃ الاعراف مکی سورت ہے اس کا مضمون زیادہ تر مشرکین کی تردید اور ان کے غلط خیالات کا ازالہ کرنا ہے اس سورت میں عقلی اور واقعاتی دلائل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی توحید کو بیان کیا گیا ہے۔ انبیاءؑ کے حالات اس طور پر بیان ہوئے

وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲

لئے نصیحت ہے (۳)

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ
وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ ؕ
قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳

اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تم پر جو کچھ نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اللہ کے مخالف اپنے مزعومہ مددگاروں کی پیروی نہ کرو۔ تم بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو (۴)

وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا
فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَيَاتًا اَوْ هُمْ
قَآئِلُوْنَ ۝۴

کتنی بستیاں ہو گزری ہیں جن کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ پس ان کے پاس ہمارا عذاب ایسی حالت میں آیا کہ وہ رات کو سو رہے تھے۔ یا دوپہر کو آرام کر رہے تھے۔ (۵)

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ
بَاْسُنَآ اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا
ظٰلِمِيْنَ ۝۵

جب ان لوگوں کے پاس ہمارا عذاب آیا تو ان کی پکار یہی تھی کہ ہم لوگ یقیناً اپنے نفسوں پر ظلم کرتے رہے ہیں (۶)

ہیں کہ وہ ایک طرف خدائے قادر و توانا کی توحید پر دلالت کرتے ہیں اور دوسری طرف ان نبیوں کی سچائی کو روز روشن کی طرح ثابت کرتے ہیں اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے مخالفین کے اعتراضات کا ذکر کر کے ان کا جواب بھی دیا ہے۔ نبیوں کے متبعین پر جو مشکلات آتی ہیں۔ اس پر انہیں صبر و استقامت کی تلقین بھی کی گئی ہے اور دنیا و آخرت میں مکذبین کے برے انجام کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔

چونکہ اس سورت میں جنت اور دوزخ کا نقشہ کھینچا گیا ہے اور اصحاب الاعراف کا خاص طور پر ذکر ہے اس لئے اس سورت کا نام سورۃ الاعراف رکھا گیا ہے۔ الاعراف کے معنے بلند ٹیلے کے ہیں۔

فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۷

پس ہم یقیناً ان لوگوں سے باز پرس کریں گے۔ جن کی طرف ہمارے رسول بھیجے گئے اور رسولوں سے بھی دریافت کریں گے (۷)

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآئِبِيْنَ ۝۸

ہم اپنے یقینی علم کی بنا پر ان پر واقعات دہرائیں گے اور ہم غیر حاضر نہ تھے۔ (۸)

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ﹰالْحَقُّ ج فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۹

اس دن اعمال کا وزن درست طور پر ہوگا۔ جن شخصوں کے ترازو بوجھل ہوں گے وہی کامیاب ہوں گے (۹)

وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ ۝۱۰

اور جن لوگوں کے ترازو ہلکے ہوں گے وہی ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خسارہ میں ڈالا ہوگا اس لئے کہ وہ ہماری آیات پر ظلم کیا کرتے تھے۔ (۱۰)

اس سورۃ کے پہلے رکوع کی گیارہ آیات ہیں۔ کیونکہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پہلی آیت ہے تحقیق کے مطابق سورتوں کے آغاز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک مستقل آیت کے طور پر نازل ہوئی ہے

گیارہ آیات کا خلاصہ مضمون حسب ذیل ہے :۔

پہلی آیت یعنی بسم اللہ الرحمان الرحیم میں جملہ مضامین کے علاوہ اس بات کو بھی دہرایا گیا ہے کہ یہ کلام الٰہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اور تورات کی پیشگوئی کے مطابق اس کو پیش کرنے والا یقیناً صادق ہے کیونکہ اگر وہ جھوٹا ہوتا تو یقیناً الٰہی گرفت میں آجاتا۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع ۸

یقیناً ہم نے ہی تم کو ملک میں طاقت بخشی ہے اور تمہارے لئے زندگی کے سامان پیدا کئے ہیں لیکن تم لوگ بہت کم شکر ادا کرتے ہو۔(۱۱)

دوسری (۲) آیت میں حروف مقطعات میں سے چار حرف لائے گئے ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ اس کلام الٰہی کا اتارنے والا کامل علم رکھنے والا اور صادق القول خدا ہے اس کتاب کے جملہ بیانات علم کی بنیاد پر ہیں اور سچے ہیں۔

تیسری (۳) آیت میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دی گئی ہے کہ ایماندار اس کتاب سے ضرور نصیحت حاصل کریں گے اور جو لوگ منکر ہیں ان کی سازشوں اور تدبیروں پر آپ کوئی فکر نہ کریں کیونکہ وہ لوگ کامیاب نہیں ہو سکیں گے بلکہ وہ عذاب الٰہی کے مستحق قرار پائیں گے

چوتھی (۴) آیت میں سب لوگوں کو قرآن مجید کی پیروی کی دعوت دی گئی ہے کیونکہ یہ رب العالمین کا کلام ہے اور لوگوں کو بتایا گیا ہے کہ اللہ کے مقابلہ میں کوئی ہستی انسان کو کام نہیں دے سکتی۔

پانچویں (۵) آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ پہلے زمانوں کے منکرین اور مکذبین کو ہلاک کیا جا چکا ہے اگر یہ موجودہ لوگ اپنی روش کو نہیں چھوڑیں گے تو یہ بھی ضرور ہلاک ہوں گے۔ ہلاکت کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں۔ ہلاکت رات کو بھی آجاتی ہے اور دن کو بھی۔

چھٹی (۶) آیت میں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ جب عذاب آتا ہے تو اس وقت منکر لوگ اپنے ظالم ہونے کا اقرار کرتے ہیں مگر اس وقت کا اقرار ان کے لئے فائدہ مند نہیں ہوتا۔

ساتویں (۷) اور آٹھویں (۸) آیت میں یہ مضمون بیان ہوا ہے کہ رسول بھی اپنے حالات بارگاہ الٰہی میں ذکر کریں گے اور اللہ تعالیٰ ازراہِ تلطّف ان سے دریافت کرے گا۔ دوسری طرف منکروں سے سخت بازپرس کی جائے گی۔ فرمایا یہ سوالات اس لئے نہ کئے جائیں گے کہ ہم وہاں موجود نہ تھے یا ہمیں ان حالات کا علم نہ تھا۔ ہم تو خود بھی انہیں سارے واقعات کھول کھول کر بتا دیں گے۔

نویں (۹) اور دسویں (۱۰) آیت میں آخرت کے حساب کتاب کا تذکرہ فرمایا۔ جن لوگوں کے نیک اعمال اپنے وزن میں زیادہ ہوں گے وہ فلاح و کامیابی پائیں گے اور جن لوگوں کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا ہوگا وہ گھاٹا پائیں گے۔ اور اس کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ لوگ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے احکام کا انکار کرتے تھے اور اس کے نشانوں کی بے حرمتی کے مرتکب ہوتے تھے۔

گیارھویں (۱۱) آیت میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ایک طرف تو اس طاقت کی طرف توجہ دلائی ہے جو انہیں ملک کے اندر (باقی صفحہ ۱۹ پر)

ہم لوگ

محترم جناب عبدالمنان صاحب ناہید

یثربی بادہ خوار ہیں ہم لوگ
بے خرد و ہوشیار ہیں ہم لوگ

سینکڑوں سال کی خزاں کے بعد
مژدۂ نوبہار ہیں ہم لوگ

ہم کہاں روز روز آتے ہیں
نادرِ روزگار ہیں ہم لوگ

نہ کرو ہم سے دشمنی لوگو!
رونقِ کوئے یار ہیں ہم لوگ

یہ نہ سمجھو ہیں بے سر و ساماں
صاحبِ اختیار ہیں ہم لوگ

کفش بردارِ شاہِ بطحاؐ ہیں
اس لئے تاجدار ہیں ہم لوگ

ہم ہیں پروردۂ مسیحِ زماںؑ
زیست سے ہمکنار ہیں ہم لوگ

دوستوں کے تو دوست ہیں لیکن
دشمنوں کے بھی یار ہیں ہم لوگ

برگِ گل کی بھی لوچ ہے ہم میں
اور کبھی سنگ و خار ہیں ہم لوگ

بیکراں تیرگی کے سایوں میں
مشعلِ رہگذار ہیں ہم لوگ

ہم میں ہیں اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ بھی
تیغِ قرآں کی دھار ہیں ہم لوگ

ذات میں اپنی کچھ نہیں ناہید
صنعتِ کردگار ہیں ہم لوگ

یقینِ منزل

محترم جناب نسیم سیفی صاحب

فلک نے برسائے ہیں شرارے زمین لاوا اُگل رہی ہے
ہر ایک شے بے قرار ہو ہو کے اپنی ہیئت بدل رہی ہے

غفور امید سے غفورا! تیری پناہ میں آنے کی آرزو میں
سعید روحوں کے دل کی دنیا تڑپ تڑپ کر مچل رہی ہے

ہیں رہگذاروں میں اپنے خوں کے قدم قدم پر چراغ رکھ دوں
کہ میرے دل میں یقینِ منزل کی ایک مشعل سی جل رہی ہے

میں ہاتھ اٹھا کر یہ سوچتا ہوں خدا سے کیا مانگنا ہے مجھ کو
مرض کی شدت تو ہے فزوں تر مگر طبیعت سنبھل رہی ہے

زباں پہ پہرہ تو خیر تھا ہی خیال کی رَو بھی رو کتے ہیں
ستم کی قسمت شکست ہے اور ازل سے یہ بات اٹل رہی ہے

نسیم اپنے وطن کے ذرّوں پہ ہم ستارے نثار کر دیں
یہ بات وہ ہے چمن میں جس پہ گلوں کی آپس میں چل رہی ہے

۷۵-۱۹۷۴ء

ابتلاء اور امتحان کا سال ۔ صبر و ثبات اور صدق و صفا کا سال

محترم جناب چوہدری شبیر احمد صاحب واقفِ زندگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات بعنوان بالا
مندرجہ الفضل مورخہ ۱۲ ہجرت / مئی ۱۹۷۵ء سے متاثر ہو کر

چند قطعات

(۱)

اے مخلصینِ مہدیٔ معہود علیہ السلام باِمرام
میری طرف سے تم کو محبت بھرا سلام
صدق و ثبات تم نے دکھایا ہے صبح و شام
تم پر خدا کا سایۂ رحمت رہے مدام

(۲)

سالِ گزشتہ گو تھا کٹھن امتحاں کا سال
خوف و پیاس و بھوک اور نقصانِ جاں کا سال
لیکن خیالِ حاسد و بدخواہ کے خلاف
ثابت ہوا وہ فضل کے گنجِ نہاں کا سال

(۳)

تم شہر کے مخالفوں کے سامنے لُٹے
املاک خاک ہو گئیں اور سر کٹے
کیا کیا نہ بائیکاٹ کے تم نے ستم سہے
لیکن رہِ ہُدیٰ سے سرِ مُو نہ تم ہٹے

(۴)

اس ابتلاء سے رنگ تمہارا نکھر گیا
حاسد جو تھا وہ ورطۂ حیرت میں پڑ گیا
اللہ سے اٹوٹ تعلق عیاں ہوا
مقصد یہی تھا اصل میں ربِّ حکیم کا

(۵)

اِس اِمتحاں کے دَور میں بھی اَے وفا شعار　　پہلے سے بڑھ کے تم نے کِئے مال وزر نثار
پہلے سے بڑھ کے تم نے خدا سے کیا پیار　　تم واقعی ہو راہِ محبت کے شہسوار

(۶)

سرسبز شاخ ہائے گُلستانِ فارسی　　بارش ہو تم پہ رحمتِ ربِّ رحیم کی
شامل ہمیشہ تم رہو مُنعَم عَلَیہِم میں　　رفعت نصیب ہو تمہیں ہر گام ہر گھڑی

(۷)

قُربانیوں کی راہ پہ تم گامزن رہو　　وارث خُدا کی رحمتوں کے آج تم ہی ہو
بُشریٰ لکم کا مژدہ تمہارے لئے ہی ہے　　منزل قریب تر ہے قدم تیز تر کرو

(۸)

اے شاہِ دوجہاں کے غلامانِ خوش خصال　　آیا جو تم پہ ایک کٹھن امتحان کا سال
تم نے اُسے بنا دیا صِدق و وفا کا سال
اللہ کا نشان ہے شبّیر یہ آل!

○

بقیہ "البیان" صفحہ (۱۲)

افراد اور قوموں کو دے رکھی ہے اور دوسری طرف انھیں ان آسائش و آرام کے سامانوں کی طرف متوجہ کیا ہے جو اس نے انھیں عطا فرمائے ہیں۔

پھر فرمایا ہے کہ تم لوگ ضروری شکر ادا نہیں کرتے۔ لغۃً قلیلاً ما تشکرون کے ایک معنے یہ بھی ہیں۔ کہ تم بالکل شکر ادا نہیں کرتے۔

اُمّتِ مُسلمہ کے تہتّر فرقے

فرقہ ناجیہ کی تعیین کی آسان علامت

محترم جناب چوہدری محمّد صدیق صاحب ایم اے انچارج خلافت لائبریری

تمام مسلمان جانتے ہیں کہ حدیث نبوی میں پیشگوئی موجود ہے کہ آخری زمانہ میں جب مسلمان کہلانے والوں کے تہتّر فرقے ہو جائیں گے تو بہتّر راہِ حق سے برگشتہ ہوں گے اور صرف ایک فرقہ جو رسول مقبول صلّی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کا پورا متبع ہوگا۔ اور جو ایک واجب الاطاعت امام کے تابع ہونے کے الجماعۃ ہوگا وہی ناجیہ ہوگا۔

ستمبر ۱۹۷۴ء کے قومی اسمبلی کے "فیصلہ" کے بعد مولوی لوگ برملا کہتے پھرتے ہیں کہ سب فرقے ایک طرف ہو گئے ہیں اور جماعت احمدیہ کو ہم سب نے الگ کر دیا ہے۔ اس عمل سے بہت سے حق پرست لوگوں پر حقیقت کھل گئی ہے۔

انہی دنوں بہتّر فرقوں کی فہرست کا بہت مطالبہ ہو رہا ہے۔ بیرون پاکستان سے ایک دوست نے تقاضا کیا ہے کہ کسی مستند کتاب کے حوالہ سے بہتّر فرقوں کے نام الفرقان میں شائع کئے جائیں۔ ذیل میں محترم چوہدری محمد صدیق صاحب ایم اے انچارج خلافت لائبریری ربوہ کا مقالہ شائع کیا جاتا ہے۔

فرقوں کے یہ نام پرانے زمانہ کے لحاظ سے اس دور کی اصطلاحوں کے مطابق ہیں۔ آج کل یہ فرقے بعض مختلف ناموں سے مشہور ہیں ان کی بڑی شکلیں دیوبندی، بریلوی، اہلِ حدیث اور شیعہ کے عنوان سے معروف ہیں جن کے آگے فرقے در فرقے ہیں۔

فرقوں کے نام کچھ بھی ہوں اب وہ سارے ہی ایک مظلوم جماعت کے خلاف کھڑے ہو گئے ہیں اس طرح انہوں نے حدیث نبوی کی سچائی کو ثابت کر دیا ہے۔

عنقریب یہ الٰہی خبر صحیح ثابت ہو جائے گی کہ یہ لوگ آسمانی نوشتوں کے نتیجہ میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہہ کر خدمتِ دینِ اسلام کے لئے اس کی جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ!

امید ہے کہ قارئین کرام محترم چوہدری محمد صدیق صاحب کے مقالہ کو توجہ سے مطالعہ فرمائیں گے۔

(ایڈیٹر)

حدیثِ نبوی کے الفاظ

اللہ تعالیٰ نے حضرت سید ولد آدم خاتم النبییّن صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مثیل قرار دیا ہے چنانچہ آپؐ کی قوم کو مخاطب کر کے فرمایا:—

"اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاھِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا"

(المزمّل)

اس فرمانِ الٰہی کی تصدیق کے لئے ضروری ہوا کہ جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کی قوم مختلف گروہوں اور فرقوں میں بٹ گئی تھی اسی طرح امتِ محمدیہ بھی افتراق کا شکار ہو جاتی چنانچہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مخاطب کرتے ہوئے پیشگوئی فرمائی:—

"لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ کَمَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ"

(ترمذی کتاب الایمان)

کہ میری امت کی حالت بعینہٖ ویسی ہی ہو جائے گی جیسے موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل کی ہوئی اور ان کی یہ حالت بنی اسرائیل کی حالت سے ایسی کامل مشابہت رکھتی ہوگی جیسے پاؤں کے جوتے ایک دوسرے سے مشابہ اور برابر ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا:—

"اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّۃً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً۔ قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ۔"

(ترمذی-کتاب الایمان، ابی داؤد کتاب السنۃ، ابن ماجہ کتاب الفتن، مسند احمد بن حنبل جلد ۲)

کہ بنی اسرائیل بہتّر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتّر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی ان میں سے سوائے ایک فرقہ کے باقی سب کے سب دوزخ میں جائیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! نجات یافتہ فرقہ کون سا ہوگا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فرقہ جو میرے اور میرے صحابہؓ کے طریق پہ

عمل پیدا ہوگا۔

ایک سوال کا جواب

اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل میں اس افتراق واختلاف کی وجہ کیا تھی تو قرآن مجید سے یہ امر ثابت ہے کہ بنی اسرائیل محض اپنی ضد اور تعصب اور ہٹ دھرمی کے باعث مختلف گروہوں میں بٹ گئے تھے۔ چنانچہ فرمایا:۔

"وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ
اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا
بَيْنَهُمْ"
(آل عمران)

کہ جن لوگوں کو کتاب دی گئی انھوں نے اپنی سرکشی کے باعث حق سے اختلاف کیا۔

اسی طرح دوسری جگہ فرمایا ہے:۔

"وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ
اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ"
(سورۃ البیّنۃ)

کہ اہل کتاب نے کھلے کھلے دلائل کے ظہور کے باوجود اپنی ضد اور تعصب کی بنا پر حق کی مخالفت کی۔

یہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسلمانوں کا ہوا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ (سورہ روم آیت ۳۲) کے مطابق امت محمدیہ کا ہر فرقہ اپنے اپنے معتقدات پر خوش اور اپنے آپ کو دوسرے کے مقابل پر صراط المستقیم پر گامزن سمجھتا ہے اگرچہ ہر ایک کے اعمال و افعال سنت نبوی م کے سراسر خلاف ہی ہوں۔

امتِ مسلمہ کے فرقوں کی تفصیل

علماء اسلام نے مسلمانوں کے فرقوں کی تفصیل بیان کی ہے چنانچہ ابو محمد علی بن احمد بن حزم الاندلسی نے اپنی تالیف الملل والنحل میں ان فرقوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اسی طرح منشی محبوب عالم صاحب ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور نے اپنی تالیف "اسلامی سائیکلوپیڈیا" میں ان کی تفصیل دی ہے جو افادۂ عام کے لئے درج ذیل ہے

مؤلف "اسلامی سائیکلوپیڈیا" کے مطابق بہتّر فرقے یہ ہیں:۔

"یہ فرقے چھ بڑے گروہوں میں تقسیم ہوتے ہیں:۔
(۱) روافض (۲) خوارج (۳) جبریہ
(۴) قدریہ (۵) جہمیہ (۶) مرجئیہ

آگے ان میں سے ہر ایک گروہ کے بارہ بارہ فرقے ہیں۔ روافض فرقے حسب ذیل ہیں:۔

(۱) علویہ: جو حضرت علیؓ کو نبی مانتے ہیں۔
(۲) امریہ: حضرت علیؓ کو شریک نبوت رسول اللہ م سمجھتے ہیں۔
(۳) شیعہ: ان کے نزدیک جو شخص حضرت علیؓ کو تمام صحابہؓ سے افضل نہ سمجھے وہ کافر ہے۔
(۴) اسحاقیہ: ان کا عقیدہ ہے کہ نبوت رسول اللہ م پر ختم نہیں ہوئی۔
(۵) زیدیہ: ان کے نزدیک نماز کی امامت بجز اولادِ علیؓ کسی کے لئے جائز نہیں۔
(۶) عباسیہ: جو حضرت عباسؓ بن عبد المطلب کے سوا کسی کو امام نہیں سمجھتے۔

(۷) امامیہ: جو دنیا کو امام غیب (مہدیؑ) سے خالی نہیں جانتے اور نماز صرف بنو ہاشم کے پیچھے ہی پڑھتے ہیں۔

(۸) ناوسیہ: ان کے نزدیک جو شخص اپنے آپ کو دوسرے سے افضل سمجھے وہ کافر ہے۔

(۹) متناسخیہ: کہتے ہیں کہ جب روح جسم سے نکل جاتی ہے تو جائز ہے کہ دوسرے جسم میں چلی جائے۔

(۱۰) لاعنیہ: جو حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور ام المومنین حضرت عائشہؓ پر لعنت کرتے ہیں۔

(۱۱) راجعیہ: جو حضرت علیؓ کے دوبارہ دنیا میں آنے کے قائل ہیں۔

(۱۲) مرتضیہ: ان کے نزدیک مسلمان بادشاہ کے ساتھ جنگ کرنا جائز ہے

۲۔ خوارج:

دوسرا بڑا گروہ خوارج کا ہے اس کے بھی بارہ [۱۲] فرقے ہیں۔

(۱۳) ازرقیہ: ان کے نزدیک کوئی شخص اچھی خواب نہیں دیکھ سکتا کیونکہ وحی منقطع ہو چکی ہے۔

(۱۴) ریاضیہ: ان کے نزدیک ایمان قول صالح اور عمل صالح اور نیت اور سنت ہے۔

(۱۵) ثعلبیہ: ان کا عقیدہ ہے کہ ہمارے کام خدا تعالیٰ کی خواب میں حاصل ہوتے ہیں نہ اس کی قدرت اور خواہش سے

(۱۶) خازمیہ: کہتے ہیں کہ فرضیت ایمان معلوم نہیں ہوتی۔

(۱۷) خلفیہ: کہتے ہیں کہ کفار کے مقابلے سے بھاگنا دو چند میں کفر ہے۔

(۱۸) کوزیہ: یہ کہتے ہیں کہ زیادہ ملنے کے سوا بدن پاک نہیں ہوتا۔

(۱۹) کنزیہ: ان کے نزدیک زکوٰۃ فرض نہیں۔

(۲۰) معتزلہ: ان کا عقیدہ ہے کہ شر تقدیر الٰہی سے نہیں ہے اور فاسق کے پیچھے نماز جائز نہیں ہوتی اور ایمان کسبی ہے اور قرآن مخلوق ہے اور مُردوں کو دعا اور صدقہ سے فائدہ نہیں پہنچتا۔ معراج بیت المقدس سے آگے ثابت نہیں اور حساب کتاب و میزان کچھ نہیں ہے اور فرشتے مومنین سے افضل ہیں اور اولیاء کی کرامت کوئی چیز نہیں اور اہل جنت کے لئے سونا اور مرنا ہے اور مقتول اپنی موت سے نہیں مرتا اور قیامت کی علامات مثل دجال وغیرہ کے کچھ نہیں ہیں۔

(۲۱) میمونیہ: ان کے نزدیک ایمان بالغیب باطل ہے۔

(۲۲) محکمیہ: ان کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا خلقت پر کوئی حکم نہیں ہے۔

(۲۳) سراجیہ: کہتے ہیں کہ پہلے لوگوں کے احوال ہمارے لئے حجت نہیں ہیں بلکہ ان کا انکار کرنا واجب ہے۔

(۲۴) اخنسیہ: کہتے ہیں کہ بندے کو اعمال کی جزا نہیں ملتی۔

۳۔ جبریہ:

جبریہ فرقے حسب ذیل ہیں:-

(۲۵) **مضطریہ:** ان کا عقیدہ ہے کہ خیر و شر خدا کی جانب سے ہے اور بندہ کا اس میں کوئی اختیار نہیں

(۲۶) **افعالیہ:** ان کے نزدیک بندہ فعل تو کرتا ہے مگر اسے قدرت و اختیار نہیں ہے۔

(۲۷) **معیہ:** یہ کہتے ہیں کہ آدمی کے لئے فعل و قدرت ہے لیکن وہ طاقت اور قدرت خدا نے نہیں دی۔

(۲۸) **تارکیہ:** ان کے نزدیک ایمان کے سوا اور کوئی چیز فرض نہیں ہے۔

(۲۹) **بحثیہ:** کا عقیدہ ہے کہ ہر شخص اپنا حصہ لیتا ہے پس کسی کو کچھ دینا ضروری نہیں ہے

(۳۰) **متمنیہ:** کہتے ہیں کہ خیر وہ خیر ہے جس سے دل تسلّی پاوے۔

(۳۱) **کسناریہ:** کہتے ہیں کہ ثواب و عقاب عمل سے زیادہ نہیں ہوتا۔

(۳۲) **حبیبیہ:** ان کے نزدیک دوست اپنے دوست کو ہرگز عذاب نہیں کرتا۔

(۳۳) **خوفیہ:** کہتے ہیں کہ دوست ہرگز نہیں ڈراتا۔

(۳۴) **فکریہ:** ان کے ہاں معرفت حق میں فکر کرنا عبادت سے بہتر ہے۔

(۳۵) **حسبلیہ:** کہتے ہیں کہ عالم میں قسمت نہیں ہے۔

(۳۶) **حجتیہ:** کہتے ہیں کہ جب کام خدا کی تقدیر سے ہوتے ہیں تو بندے پر کوئی حجت نہیں ہے جس کے سبب وہ گرفتار ہو۔

۴- قدریہ:

اس گروہ کے مندرجہ ذیل بارہ فرقے ہیں:-

(۳۷) **احدیہ:** کہتے ہیں کہ فرض کا تو ہمیں اقرار ہے مگر سنت سے انکار ہے

(۳۸) **ثنویہ:** ان کا عقیدہ ہے کہ نیکی یزداں سے ہے اور بدی اہرمن سے

(۳۹) **کیسانیہ:** ان کے نزدیک انسان کے افعال مخلوق ہیں۔

(۴۰) **شیطانیہ:** ان کا عقیدہ ہے کہ شیطان کا وجود نہیں ہے۔

(۴۱) **شریکیہ:** ان کے نزدیک ایمان غیرمخلوق ہے کبھی ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔

(۴۲) **وہمیہ:** کہتے ہیں کہ ہمارے افعال کا کوئی بدلہ نہیں ملے گا۔

(۴۳) **رویدیہ:** ان کے نزدیک دنیا فانی نہیں ہے۔

(۴۴) **ناکسیہ:** کہتے ہیں کہ امام کے ساتھ لڑنا جائز ہے۔

(۴۵) **متبریہ:** ان کے نزدیک گنہگار کی توبہ قبول نہیں ہوتی۔

(۴۶) **قاسطیہ:** یہ کہتے ہیں کہ علم، مال، حکمت اور ریاضت کا حاصل کرنا فرض ہے۔

(۴۷) **نظامیہ:** ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو شے کہنا جائز ہے۔

(۴۸) **متوقیہ:** کہتے ہیں کہ ہم نہیں جانتے کہ شر مقدر ہے یا نہیں۔

۵۔ جہمیہ:

اس گروہ کے حسب ذیل فرقے ہیں:۔

(۴۹) معطلیہ: ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات مخلوق ہیں۔

(۵۰) مترابصیہ: ان کے نزدیک علم۔ قدرت اور مشیت مخلوق ہیں مگر خلق غیر مخلوق ہے۔

(۵۱) متراقبیہ: کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ مکان میں ہے۔

(۵۲) واردیہ: ان کے نزدیک جو دوزخ میں جائے گا وہ پھر وہاں سے نہیں آئے گا اور مومن دوزخ میں نہ جائیں گے۔

(۵۳) حرقیہ: یہ کہتے ہیں کہ اہل دوزخ اس طرح جلیں گے کہ ان کا نشان تک دوزخ میں نہ رہے گا۔

(۵۴) مخلوقیہ: کہتے ہیں کہ قرآن۔ تورات۔ انجیل اور زبور مخلوق ہیں۔

(۵۵) عبریہ: ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عاقل و حکیم شخص تھے۔ رسول نہیں تھے۔

(۵۶) فانیہ: یہ کہتے ہیں کہ جنت و دوزخ دونوں فنا ہو جائیں گے۔

(۵۷) زنادقیہ: ان کے نزدیک معراج روح سے ہوا ہے نہ بدن سے اور خدا کو دنیا میں دیکھ سکتے ہیں اور عالم قدیم ہے اور قیامت کوئی چیز نہیں۔

(۵۸) لفظیہ: ان کے نزدیک قرآن قاری کا کلام ہے نہ کہ کلام الٰہی۔ ہاں قرآن کے معنی کلام الٰہی ہیں

(۵۹) قبریہ: عذاب قبر کے منکر ہیں۔

(۶۰) واقفیہ: کہتے ہیں کہ قرآن کے مخلوق ہونے کے بارے میں ہمیں توقف ہے۔

۶۔ مرجئیہ:

اس گروہ کے مندرجہ ذیل فرقے ہیں:۔

(۶۱) تارکیہ: جو کہتے ہیں کہ ایمان کے بعد اور کوئی چیز فرض نہیں۔

(۶۲) شائیہ: جو کہتے ہیں کہ جس شخص نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہا وہ جو چاہے کرے اس پہ کوئی عذاب نہیں ہے۔

(۶۳) راجیہ: ان کا عقیدہ ہے کہ بندہ اطاعت سے مقبول اور معصیت سے عاصی نہیں ہوتا

(۶۴) شاکیہ: جو اپنے ایمان میں شک رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ روح ایمان ہے

(۶۵) نہمیہ: یہ کہتے ہیں کہ ایمان علم ہے جو شخص جمیع اوامر و نواہی کو نہیں جانتا وہ کافر ہے۔

(۶۶) عملیہ: کہتے ہیں کہ ایمان عمل ہے۔

(۶۷) منقوصیہ: ان کے نزدیک ایمان کبھی کم ہوتا ہے اور کبھی زیادہ۔

(۶۸) مستثنیہ: یہ کہتے ہیں کہ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ مومن ہیں

(۶۹) اثریہ: کہتے ہیں کہ قیاس باطل ہے اور صلاحیت دلیل نہیں رکھتا۔

(۴۰) **بدعیہ** : کہتے ہیں کہ امیر کی اطاعت واجب ہے اگرچہ وہ معصیت کا حکم ہی کرے

(۴۱) **مشبہیہ** : کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے

(۴۲) **حشویہ** : ان کا عقیدہ ہے کہ واجب۔ سنت اور مستحب سب ایک ہیں۔"

(اسلامی سائیکلوپیڈیا ۔ جلد دوم)

یہ کسی قدر تفصیل ہے امتِ محمدیہ کے فرقوں کی۔ امام ابنِ حزم اندلسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ بہتر فرقے باوجودیکہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں لیکن یہ مسلمان نہیں۔

"اسلام کے تمام فرقوں نے اپنے آپ کو اسلام کے نام سے نامزد کیا۔ باوجودیکہ وہ سب مسلمان نہیں۔"

(الملل والنحل جلد دوم)

اسی طرح دوسرے اہلِ علم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے استنباط کرتے ہوئے ان سب (بہتر) فرقوں کو دوزخی ہی شمار کرتے ہیں اور ان فرقوں کے ایسے قول کو اپنے آپ کو دوزخی بنانے کے مترادف قرار دیتے ہیں۔

چنانچہ مولانا سید مسعود احمد کراچی اپنے مضمون بعنوان "مسلمانوں کے بہتر فرقے ہونے کی وجہ" میں لکھتے ہیں کہ فرقوں میں شامل ہونا اپنے آپ کو دوزخی بنانا ہے :۔

"........ یہ فرقے بھی بعد میں بنے اور فرقہ وارانہ فقہ کی کتابیں بھی بعد میں جمع ہوئیں۔ ان فرقوں میں شامل ہونا حدیث مذکورہ کی روشنی میں دوزخی بننا ہے۔"

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۲ / مئی ۱۹۷۵ء)

مختصر یہ کہ امتِ محمدیہ کے بہتر فرقوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشخبری کے مطابق ۷۲ فرقے دوزخی ہیں اور صرف ایک فرقہ ناجیہ یعنی نجات پانے والا ہے اور وہ وہی ہے جو کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح موعود و مہدی معہود پر ایمان لا کر اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور ہر قسم کی جانی و مالی قربانیاں پیش کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی حقیر قربانیوں کو اپنے فضل سے مقبولیت کا شرف عطا فرما رہا ہے اور وہ توحیدِ الٰہی اور اسلام کا پرچم شرق و غرب میں گاڑ رہے ہیں اور اسلام کے نور سے دنیا کے کناروں کو روشن کرنے کا موجب ہو رہے ہیں۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین!

میرا دین

یہ اس قیمتی مقالہ کا عنوان ہے جو گزشتہ دنوں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے رقم فرمایا تھا اور اسے ماہنامہ "الفرقان" اور دیگر رسائل و جرائد نے شائع کیا تھا اس مقالہ کی افادیت کے پیشِ نظر وہ علیحدہ سفید کاغذ پر عمدہ طور پر طبع ہوا ہے۔ اشاعت کی غرض سے بارہ روپے فی سینکڑہ اور فی نسخہ بیس پیسے قیمت علاوہ محصول ڈاک ہے

ملنے کا پتہ :

دفتر "الفرقان" ربوہ

ہمیں سے دینِ محمدؐ فروغ پائے گا

جناب مرزا محمود احمد صاحب محمودؔ فاضل فارسی

دل و جگر میں یقیناً کٹا چھنی ہوگی
اُدھر سے رجیب بھی اِدھر تیر افگنی ہوگی

وفا کی جنس مِلے گی جہاں کہیں بھی تمہیں
مرے خلوص کے اجزاء سے وُہ بنی ہوگی

وفا پہ میرا تفاخر بھی ہوگا قابلِ دید
جفا پہ تیری، ندامت بھی دیدنی ہوگی

ہمیں نکال کے بزمِ وفا سے، یاد رہے
مَلو گے ہاتھ، تمہیں یاس دیکھنی ہوگی

ہمارے بعد اندھیرے ہیں بزم کی قسمت
دیئے جلاؤ گے، ہرگز نہ روشنی ہوگی

یقین جان کہ آئے گا دِن، ستم تیرا
تمہارے واسطے ہیرے کی اک کنی ہوگی

زباں پہ حق رہے جاری۔ شعار ہے اپنا
اگرچہ سینے میں، نیزے کی بھی انی ہوگی

ہمیں پہ ختم ہے صدق و صفا و عشق و خلوص
وفا کے دہر میں۔ ہم سے ہی چاشنی ہوگی

فقط ہمیں ہیں کہ اسلام پر فدا ہونگے
جہاں بھی کُفر اور اسلام میں ٹھنی ہوگی

ندائے فتح نمایاں بنامِ ما باشد
مقابلہ پہ جہاں بھی اہرمنی ہوگی

نوائے ما پئے ہر سعید خواہد بود،
کبھی تو تم کو حقیقت یہ ماننی ہوگی

ہمیں سے دینِ محمدؐ فروغ پائے گا
ہمیں سے کُفر کے چہرے پہ مُردنی ہوگی

ہمیں سے دینِ نبیؐ پائے گا حیاتِ نوی
ہمیں سے کُفر و ضلالت پہ جاں کنی ہوگی

ہمیں سے نُور سے معمُور ہوگی یہ دُنیا
ہمیں سے ہر کہیں محمودؔ چاندنی ہوگی

جنہیں حقیر سمجھ کر بجھا رہے ہو تُم
یہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی

چین میں اسلام کا پُراُمید مستقبل

از جناب مولوی محمد عثمان صاحب چینی مبلغ سلسلہ احمدیہ

تمام مذاہب ایک ہی منبع (یعنی رب العالمین) سے ہونے کی وجہ سے اور ایک ہی مرکزی تعلیم (یعنی توحید الٰہی) پیش کرنے کی وجہ سے ایک ہیں۔ گزشتہ ادیان بھی ایک رنگ میں اسلام ہی تھے اور جو لوگ ان ادیان پر عمل کرتے ہوئے اپنے تئیں پورے طور پر خدا تعالیٰ کی مرضی کے آگے سر جھکا دیتے تھے وہ ایک رنگ میں مسلم ہی ہوتے تھے۔

کامل اطاعت کے معنی میں ہی قرآن مجید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مسلم قرار دیا:۔

"مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُسْلِمًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ"

نہ تو ابراہیمؑ یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ وہ (خدا کی طرف) جھکا رہنے والے اور فرمانبردار تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے

ظاہر ہے کہ ایسا اسلام لانے والے اپنے اپنے رنگ میں ہر قوم میں موجود تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ"

تو صرف ڈرانے والا اور ہوشیار کرنے والا ہے اور ہر قوم کے لئے خدا کی طرف سے ایک راہنما بھیجا جا چکا ہے۔

قرآن مجید کے ان حقائق کی روشنی میں ہم سمجھ سکتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل چین میں بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ضرور مذہب سکھانے والے آئے تھے اور ان کی مذہبی تعلیم اسلام کی ہی تھی۔ مگر ان کی تعلیم کو اس زمانے کے انسان کی استعدادوں کی کمی کی وجہ سے کامل نہ ہونے کے سبب اسلام کا نام نہ دیا گیا ہے۔ بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"اطلبوا العلم ولو كان بالصين"

علم سیکھنے کے لئے چین جیسے دور ملک میں بھی جانا چاہئے۔

اگر ظاہری طور پر چین میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام کی تصدیق کرنے والی، اس کی توضیح کرنے والی، اس سے مشابہت رکھنے والی تعلیم نہ ہوتی بلکہ محض دہریت کی تعلیم ہوتی تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو چین میں جا کر علم سیکھنے کی نصیحت نہ فرماتے۔ اس تحقیق سے ہم یقینی

کر سکتے ہیں کہ اسلام آنے سے قبل چین میں ایک رنگ میں اسلام کی تعلیم موجود تھی۔ آیئے اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے ہم چین کے تمدن کا ایک مختصر جائزہ لیں!

صفاتِ الٰہیہ کے لحاظ سے

چینی انبیاء مثلاً کنفیوشس علیہ السلام توحید فی الذات اور توحید فی الصفات کی تعلیم دیتے تھے کنفیوشس علیہ السلام نے فرمایا کہ

"خدا تعالیٰ مشرق سے ظاہر ہوا پھر تمام مخلوقات مشرق سے ظاہر ہوئی۔"

"SHUCHING" جو کنفیوشس ازم کی ایک مستند کتاب ہے اس میں آتا ہے کہ:۔

"شانتی (Shangti) ہی بڑا ہے"

(یعنی اللہ اکبر)

کنفیوشس کی مستند کتاب "LI UO HCI" میں آتا ہے ——
TIEN یعنی خدا تعالیٰ کبھی پیدا کرتا ہے اور کبھی مار دیتا ہے اور ہلاک کرتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہی ممیت اور خالق ہے

"SHIH CHING" میں لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے بہت اونچا پہاڑ بنایا۔ یعنی البارئ ہے۔ اسی کتاب میں یہ بھی ذکر ہے کہ عظمت والے خدا نے اپنے مصمم ارادہ سے دو ژل شہنشاہوں کو حکومت عطا فرمانے کا ارشاد فرمایا ہے۔

اسی طرح آگے آتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرمان کیسے ہی حکمت اور دور بینی پر مشتمل ہوتے ہیں۔ یعنی الحکیم ہے۔ اسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے کہ میں اپنی قربانی کے مینڈھے اور سانڈ کو لے آیا ہوں میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ان کو قبول فرمائے یعنی المجیب ہے۔

پھر اسی کتاب میں ایک جگہ یہ بھی آتا ہے کہ:۔

"اب وہ اپنی ریاستوں کے ذریعے ترقی کر رہے ہیں۔ دعا ہے کہ عظمت والا خدا ان کو اپنی فرزندی میں قبول فرمائے۔ درحقیقت عزت، اور تخت نشینی خاندان Chou کو عظمت والے خدا کی طرف سے عطا ہوئی ہے۔ سب کے سب نہایت احترام اور وقار کے ساتھ اس کی تحریکات سے متاثر ہوتے ہیں اور تمام ارواح کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں اور دریاؤں اور بلند پہاڑوں کی ارواح کو بھی۔ اور ان سب کو آرام بھی دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ شہنشاہ اعلیٰ اور فرماں روا ہے"

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ سمجھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوقات کا رب ہے وہی سلامتی اور امن دینے والا ہے۔ اور وہی عزت دینے والا اور غالب ہے۔ وہی وکیل اور کافی ہے۔

ان عبارتوں کے علاوہ اور بھی بہت سی عبارتیں ہیں جو توحید فی الذات اور توحید فی الصفات کو ثابت کرتی ہیں۔ اب میں خدا تعالیٰ کی ان دوسری صفات کا ذکر کرتا ہوں جن کا کنفیوشس ازم کی مستند کتابوں کی عبارتوں میں ذکر کیا گیا ہے۔

لکھا ہے۔ خدا تعالیٰ خود فیصلہ کرنے والا ہے نیکوں کی حفاظت کرنے والا اور ان کی حمایت کرنے والا اور کارساز ہے۔ وہ حامی و ناصر ہے اور وہ بہتر تدبیر کرنے والا ہے وہ ایک ہی ہے اور اکیلا ہے۔ دباؤ والا۔ زبردست ہے۔ وہی ذلیل کرنے والا۔ نقصان پہنچانے والا اور وہ علیم و خبیر ہے۔ علام الغیوب ہے۔ وہی سچا مالک ہے۔ وہی رزاق ہے اور وہی

دولت و ثروت جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ خدا کے قبضہ و اختیار میں ہی سب قدرتیں ہیں۔ وہی مالک الملک ہے۔ وہی بصیر ہے۔ کائنات کی کوئی چیز اور کوئی عمل اس کی نگاہ سے اوجھل نہیں وہی بدلہ لینے والا ہے اور ہر عمل کی مناسب جزا و سزا دینے والا ہے۔ انصاف کرنے والا اور قدر دان ہے۔ اللہ تعالیٰ نور ہے بہت دینے والا ہے کھولنے والا۔ کشادہ کرنے والا۔ کئی طرح پیدا کرنے والا اور بلند کرنے والا ہے۔ وہ محبت و شفقت کرنے والا ہے۔ خدا تعالیٰ ذوالجلال والاکرام ہے۔ بلند شان والا ہے اور معاف کرنے والا ہے۔ وہی نگہبان ہے۔ اللہ تعالیٰ ڈرانے والا ہے۔ ہدایت دینے والا ہے۔ نیک راہ پر چلانے والا اور لوگوں کو اکٹھا کرنے والا ہے اور وہ حساب کرنے والا اور عزت و ذلت دینے والا ہے۔ وہ پاک ذات ہے۔ خوبیوں والا ہے قادر ہے۔ فراخی عطا کرنے والا ہے[۱۴]۔ وہ بے پرواہ ہے۔ وہ اٹھانے والا۔ بخشنے والا، پناہ دینے والا ہے۔ سننے والا حاضر ہے۔ سچا مالک ہے گننے والا، زندہ ہے۔ سب کا تھامنے والا ہے۔ آگے کرنے والا ہے۔ الاوّل والآخر ہے۔ ظاہر ہے اور چھپا ہوا ہے۔ بلند صفات والا ہے۔ احسان کرنے والا ہے الرحمٰن اور الرحیم ہے۔"

(۱۴) روزی پہنچانے والا ہے۔ باقی رہنے والا ہے۔ پیدا کرنے والا ہے۔ حق کرنے والا ہے۔

اخلاق کے لحاظ سے

چین کے نبی کنفیوشس علیہ السلام کی تعلیم کا اصل مقصد انسان کا اللہ تعالیٰ سے اتحاد پیدا کرنا ہے۔ یعنی انسان کے اندر وہی اخلاق پیدا کرنا ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق ہیں مجھے کنفیوشس ازم کی مستند کتابوں سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے صفات الٰہی اور اخلاق الٰہی کو مد نظر رکھ کر لوگوں کو اخلاق کی تعلیم دی تھی۔ اس وقت میں صرف ان اخلاق کا ذکر کرتا ہوں جو میں نے ان کتابوں سے لئے ہیں:۔

اخلاقِ حسنہ: تقویٰ یا احسان، دائمی اصولوں کا ظاہر نمونہ، ادب و احترام کا شعور۔ اعمال صالحہ اور راستبازی، راستبازی پر ثابت قدم رہنا۔ پاکدامنی، غیر متبدل، کشادہ، عفو، وفاداری، نیکی، باضابطگی، اعتماد، ایمان، یقین، میانہ روی، احترام کرنا، دوسروں سے سلوک کرنے کے سلسلہ میں اپنے احساسات اور شعور کو قاعدہ بنا کر انتہائی حاصل کرنا۔ چین دین کا اصول، سعادتمندی حمیت، عقلمندی، شجاعت، نرمی اور شفقت، عمدہ ادب، کفایت شعاری، ایثار، استقامت، ثابت قدمی، استقلال پختگی، رفاقت، دوستانہ، بھائی چارہ، اصول پسندی، اطاعت رضامندی، مستعدی، ہوشیاری، لطف و عنایت، رحم مہربانی، ماں کی صفت۔ تعلق محبت، انتظام، پاکیزگی وغیرہ وغیرہ۔

اخلاقِ سیئہ: مندرجہ ذیل اخلاق کو کنفیوشس ازم میں بُرا گردانا گیا ہے:۔

اپنے آپ کو اعلیٰ گردانا۔ مغرور ہونا۔ چوری کرنا۔ لوٹنا۔ فضول خرچی، دھوکا دہی، تشدد اور سختی [illegible] کرنا، انکار کرنا۔ غرور۔ خوف۔ جنگ، سرکاری قانون توڑنا۔ تھکان، سستی۔ لاپرواہی۔ گمراہ کرنا۔ جہالت۔ حد سے آگے بڑھنا۔ ریاکاری۔ جلدبازی۔ سرکشی۔ ناامیدی۔ لالچ۔ ذلیل کرنا۔ نفرت کرنا۔ تفرقہ پیدا کرنا۔ بخل، غیبت۔

چین میں اسلامی نظام کا قیام

اس تحقیق سے ثابت ہوا کہ اسلام کی آمد سے قبل چین میں بہت حد تک اسلام کی تعلیم موجود تھی۔ حبیب اسلام چین میں ۶۱۵ء تقریباً

میں داخل ہوا تو چین کا اسلام سے تعلق زیادہ گہرا اور زیادہ مضبوط ہو گیا۔ جہاں تک اسلام کے حقائق اور صداقت کا تعلق ہے تو وہ چین کی سرزمین میں ہر دور اور رنگ میں موجود تھی مگر دو وجوہات کی بنا پر اسلام کا انتظام قائم نہیں ہو سکا۔ اوّل یہ کہ کنفیوشس ازم اور اسلام کے درمیان مشابہت۔ مطابقت اور اسلام کی کنفیوشس ازم پر فوقیت۔ اور افضلیت کی کامل رنگ میں اشاعت نہیں ہوئی۔ دوئم۔ چین کے عوام نے چین کے انبیاء کی تعلیم کو ترک کر دیا اور مسلمانوں نے اسلام کی تعلیم کو بھی چھوڑ دیا۔ ان ہر دو وجوہات سے چین میں اسلام کے نام کا کوئی نظام قائم نہیں ہوا بلکہ کمیونزم اور سوشلزم کے نام کا نظام قائم ہوا۔ اس نظام میں یہ قوم ذہنی ترقیات حاصل کر کے ساتھ ساتھ اخلاقیات میں بھی ترقی حاصل کر رہی ہے مگر افسوس کنفیوشس ازم اور اسلام کی اخلاقی تعلیم کو نظر انداز کر کے یا مروجہ اخلاقی تعلیمات کے خلاف کر کے اخلاقیات میں ترقی نہیں کی۔ میں نے ماؤزے تنگ کی تحریرات سے تقریباً ایک سو مختلف قسم کے اخلاق کی تحقیق کی ہے۔ ماؤزے تنگ کے اخلاقی نظریات نے اسلام اور کنفیوشس ازم کی اخلاقی تعلیم سے مطابقت رکھتے ہیں۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجودہ چین میں مروجہ اخلاقی تعلیم اور مروجہ اخلاقی انقلاب جو اسلام اور کنفیوشس ازم کی اخلاقی تعلیم کے عین مطابق ہے۔ انقلاب اسلام ہی کی اخلاقی تعلیم اور اسلام ہی کا انقلاب شمار کیا جا سکتا ہے۔ اب چین کے موجودہ نظام اور اسلام کے نظام میں ایک بڑا فرق ہے کہ چین کا موجودہ نظام خدا کے وجود کا قائل نہیں ہے۔ اگر یہ ان کو خدا کے وجود کا بھی پتہ دیں تو وہاں پر روحانی انقلاب پیدا ہو کر اسلام کا پورا نظام قائم ہو جائے گا۔ اور جماعت احمدیہ اس کے لئے کوشش کر رہی ہے اور خدا تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق جس طرح دوسرے ممالک میں حقیقی اسلام یعنی احمدیت پھیلے گی اسی طرح چین میں بھی اسلام پھیلے گا یہ دن دور نہیں ہے۔ جس کی میں دلیل پیش کرتا ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ —— "منہاج الطالبین" میں فرماتے ہیں:۔

"اخلاق اور روحانیت میں فرق صرف
یہ ہے کہ ہماری طاقتوں کا ظہور انسانوں
کے ساتھ معاملات میں اخلاق کہلاتا ہے
اور انہی طاقتوں کا خدا تعالیٰ کے متعلق ظہور
روحانیت کہلاتا ہے۔" (صفحہ ۲۷)

اگر چینیوں کے اندر اتنی اخلاقی استعدادیں اور طاقتیں ہیں کہ وہ اپنی قوم میں ایک انقلاب برپا کر سکیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ روحانی انقلاب پیدا کرنے کے لئے ان کے اندر روحانی طاقتیں اور روحانی استعدادیں موجود ہیں۔ جب کبھی انھیں خدا کے وجود کی خبر ملے گی تو اسلام کا نظام وجود میں آجائے گا۔

یاد رہے کہ چین کے عوام کو ایسے اخلاق کی تعلیم اور ترغیب دی جا رہی ہے۔ جو اسلام، صفات الٰہی اور اخلاق الٰہی پیدا کرنے کے لئے بطور بنیاد ہے اگر وہ لوگ اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کر لیں گے تو گویا وہ عملاً اور واقعتاً اپنے اندر صفات الٰہی اور اخلاق الٰہی بھی پیدا کر لیں گے۔ ہم تو خدا کے وجود کو خدا تعالیٰ کی صفات اور اس کے اخلاق سے پہچان لیتے ہیں اس لئے اگر کوئی فرد یا قوم اپنے اندر کسی قدر صفات الٰہی اور اخلاق الٰہی کا تجربہ رکھتے ہیں تو وہ آسانی سے خدا کے وجود کے قائل ہو جائیں گے نیز وہ اپنے اندر صفات الٰہی اور اخلاق الٰہی سے ملے ہوئے اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ صفات کی وجہ سے عملاً قرب الٰہی حاصل کر لیں گے اور خدا تعالیٰ اپنے وجود کی طرف خود ان کی رہنمائی بھی کرے گا۔

چین کے موجودہ حکمران ماؤزے تنگ اور ان کے ہمخیال لوگ گو اسلام اور کنفیوشس ازم کی توحید الٰہی کا اعتقاد نہیں رکھتے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے عاجزوں کی سی دعا نہیں کرتے مگر وہ اسلام اور کنفیوشس ازم کی تدبیر کرنے کی تعلیم کے موافق خوب تدبیر کرتے ہیں۔ جیسا کہ ماؤزے تنگ نے کہا:۔

"مینشس (جو کہ کنفیوشس کے پیرو اور بعض
لوگ ان کو ایک قسم کا نبی سمجھتے ہیں) نے
کہا "دماغ کا کام سوچنا ہے" اس نے
دماغ کے عمل کی صحیح صراحت کی ہے ہمیں
ہمیشہ اپنے دماغوں کو استعمال کرنا چاہیئے
اور ہر ایک بات پر احتیاط سے سوچنا چاہیئے"

نیز یہ بھی کہا:۔

"وہ دل برداشتہ ہو جاتے ہیں اور اس
بنیاد پر تبادلے کی درخواست کرتے ہیں
کہ وہ کم قابلیت رکھتے ہیں اور کام نہیں
کر سکتے۔ یہ بزدلوں کی باتیں ہیں۔ ذرا اپنی
دونوں ٹانگوں کو حرکت میں لایئے۔ آپ
کی نگرانی میں جو شعبے اور مقامات ہیں ان
میں سے ہر ایک کا معائنہ کیجئے اور ہر
معاملہ کے بارے میں دریافت کیجئے جیسا
کہ کنفیوشس کیا کرتا تھا۔"

(ماؤزے تنگ۔ کتاب پرستی کی مخالفت کرو۔ صفحہ ۵،۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:۔

"دعا بھی تدبیر ہے اور تدبیر بھی دعا ہے"

اس لحاظ سے گویا ماؤزے تنگ اور ان کے لوگ کم از کم مجبورانہ دعا تو کرتے ہیں اور ان کی کامیابی ان کی مجبورانہ دعاؤں کی قبولیت کا ثبوت ہے۔ اگر وہ مزید کامیابیاں حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو وہ ضرور تدبیر یعنی مجبورانہ دعا کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں کو پھر قبول فرمائیگا جب ایک نیکی دوسری نیکی کو کھینچتی ہے تو ایک دعا کی قبولیت حاصل کرنے سے دوسری دعا کی قبولیت میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر وہ لوگ واقعی طور پر اخلاق اور استقامت کے ساتھ جسمانی، ذہنی اور اخلاقی استعدادوں میں کامل طور پر نشوونما پانے کی کوشش کریں گے تو کوئی بعید نہیں بلکہ لازمی بات ہے کہ یہی مجبورانہ دعائیں دعا کرنے والوں کو دعا قبول کرنے والے خدا کی طرف قریب لے جائیں گی اور ایک دن یہ قوم اپنے خالق کو بصیرت کے ساتھ شناخت کر لے گی۔ اور چینیوں پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہونے پر تمام روحانی انکشافات پورے ہو جائیں گے (انشاء اللہ تعالیٰ)

قطعہ

خوش ہاک کے ہندو نے یورپ میں کہا
ملک میں میرے بڑی مذہبی آزادی ہے
احمدی مسجدوں پر تالے مگر دیکھ کے میں
سوچتا ہوں کہ یہ کس طور کی آزادی ہے

(آفتاب احمد بسمل)

فَضَائِلُ الْقُرْآنْ

محمد عثمان الصدیقی۔ ایم۔ اے۔ ربوہ

كِتَابُ اللّٰهِ مَعْرِفَةٌ وَّحِكْمَةْ
خدا کی کتاب سراسر معرفت اور حکمت ہے

وَرَحْمَتُهُ وَعَظْمَتُهُ وَقُدْرَةْ
اور اس کی رحمت اور عظمت اور قدرت ہے

كَرَامَتُهُ بِأَنْوَارٍ وَّجَلْوَةْ
یہ خدا کی کرامت ہے اور جلوہ ہے نوروں کے ساتھ

وَنِعْمَتُهُ عَلَى الْبَشَرِ عَظِيْمَةْ
اور انسان پر اس کی بڑی نعمت ہے

عَلٰى كُتُبِ الْوَرٰى فِيْ كُلِّ شَانٍ
جہان بھر کی کتابوں پر ہر لحاظ سے

لَهُ فَوْقِيَّةٌ وَّلَهُ فَضِيْلَةْ
خدا کی کتاب کو فوقیت اور فضیلت حاصل ہے

عَنِ الدُّنْيَا بِهٖ غَابَتْ ضَلَالَةْ
دنیا سے اس کے ذریعہ گمراہی غائب ہوئی

وَقَامَتْ بَدْلَهَا فِيْهَا هِدَايَةْ
اور گمراہی کے بدلے دنیا میں ہدایت قائم ہوئی

مُنَزِّلُهٗ اِلٰهُ الْعَالَمِيْنَ
اس کتاب کو اتارنے والا سارے جہانوں کا خدا ہے

عَلَيْهِ عَلَى الدَّوَامِ لَهٗ حِفَاظَةْ
اسی کے ذمہ ہمیشہ ہمیش کے لئے اس کی حفاظت ہے

عَلٰى تَوْحِيْدِهٖ فِيْهِ شَهَادَةْ
خدا کی توحید پر اس میں گواہی موجود ہے

وَعَنْ شِرْكٍ وَّتَثْلِيْثٍ بَرَاءَةْ
اور شرک اور تین خداؤں کے عقیدہ سے برات ہے

لِمُوْسٰى عَنْهُ فِي التَّوْرَاةِ نَعْتٌ
حضرت موسیٰ نے توراۃ میں اس کی خبر دی ہے

وَفِي الْاِنْجِيْلِ مِنْ عِيْسٰى بِشَارَةْ
اور انجیل میں حضرت عیسیٰؑ کی خوشخبری موجود ہے

بِقُرْآنٍ اِلٰى حَدِّ الْكَمَالِ
قرآن میں حدِّ کمال تک

بَلَاغَةُ لَفْظِهٖ وَكَذَا فَصَاحَةْ
لفظی بلاغت اور اسی طرح فصاحت پائی جاتی ہے

لِمَنْ هُوَ تَابِعُ الْقُرْآنِ عِزَّةٌ

قرآن کی پیروی کرنے والے کے لیے عزت ہے

لِمَنْ هُوَ تَارِكٌ إِيَّاهُ ذِلَّةٌ

اور اسے چھوڑنے والے کیلئے ذلت مقدر ہے

مِنَ الْقُرْآنِ لَفْظٌ ثُمَّ لَفْظٌ

قرآن کا ایک ایک لفظ

وَحَرْفٌ ثُمَّ حَرْفٌ مِنْهُ آيَةٌ

اور ایک ایک حرف اپنی جگہ نشان ہے

أَلَا يَا حَبَّذَا هُوَ مِنْ كِتَابٍ

واہ ! اس کتاب کے کیا کہنے

لَنَا عَنْ كُلِّ سُوْءٍ مِنْهُ نَجْوَةٌ

جس کی وجہ سے ہم کو ہر برائی سے نجات حاصل ہے

بِهِ عَنْ كُلِّ فَحْشَاءٍ وَفِسْقٍ

اس کتاب کے ذریعہ ہر بدی اور نافرمانی

وَعَنْ غَيٍّ مُقَدَّرَةٌ سَلَامَةٌ

اور گمراہی سے سلامتی مقدر ہے

بِهٰذَا مِلَّةٌ عَوْجَاءُ بَادَتْ

اس کتاب کے ذریعہ ایک کج رو قوم ہلاک ہوگئی

وَقَامَتْ مِلَّةٌ غَرَّاءُ حَقَّةٌ

اور ایک روشن اور حق پرست قوم پیدا ہوگئی

لِتَزْكِيَةِ النُّفُوْسِ انْظُرْ إِلَيْهِ

نفوس کو پاک کرنے کے لئے ذرا قرآن کو دیکھو

لَهُ فِيْهِ كَمَالَاتٌ عَجِيْبَةٌ

کہ اس بارے میں اس میں عجیب کمالات ہیں

حَوَالَيْهِ أَطُوْفُ بِكُلِّ عِشْقٍ

میں قرآن کے گرد پورے عشق سے گھومتا ہوں

وَلِي بِطَوَافِيَ الْقُرْآنُ كَعْبَةٌ

میرے طواف کے لئے قرآن کعبہ کے طور پر ہے

هُدَى الْقُرْآنِ عَنْ غَيٍّ مُبِيْنٍ

قرآن کی ہدایت کھلی کھلی گمراہی سے یقیناً

صِرَاطٌ مُسْتَقِيْمٌ لَا مَحَالَةَ

سیدھا راستہ دکھاتی ہے

يَقِيْنًا إِنَّمَا الْقُرْآنُ عُرْوَةٌ

بیشک قرآن خدا سے تعلق پیدا کرنے کا ذریعہ ہے

وَلِلنَّاسِ إِلَى رَبٍّ وَسِيْلَةٌ

اور لوگوں کیلئے رب تک پہنچنے کا وسیلہ ہے

کابل میں سنگساری

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری مدیر اہلحدیث امرتسر کے قلم سے

ذیل کا مقالہ اخبار "اہلحدیث" سے ماخوذ ہے۔ آج کل کے نئے
علمائے اہلحدیث کو اپنے بزرگ کی بات پر کان دھرنے چاہئیں (ادارہ)

"آج کل اخباروں میں اس خبر کی بازگشت پڑھتے اور سن رہی ہے کہ افغانستان میں بحکم عدالت شرعیہ ایک شخص نعمت اللہ خاں کو بجرم احمدیت کیوں سنگسار کیا گیا۔ ہماری ذاتی رائے اس واقعہ کی نسبت جو ہے وہ گزشتہ پرچہ میں ظاہر کر چکے ہیں۔ آج بتصدیق صحت خبر ہم اپنا عندیہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ نعمت اللہ مذکور کی سنگساری احکام شرعیہ کے موافق ہوئی یا مخالف؟ ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ صورت موجودہ میں سنگسار کرنے کا حکم نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں نہ کتب فقہ حنفیہ میں نہ شافعیہ وغیرہ میں ہاں اگر اس کا نام سیاسی حکم رکھا جائے تو ہمیں اس پر بحث نہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے:-

قرآن شریف کی آیت مندرجہ ذیل بغور ملاحظہ ہو:-

"اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا
ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ کَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا
کُفْرًا" (پارہ ۵ - ع ۱۷)

اس آیت میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو دو دفعہ ایمان لائے اور دو دفعہ کافر ہوئے یا بالفاظ دیگر مرتد ہوئے مگر ان مرتدین کی سزا سنگساری مذکور نہیں۔ ایک حدیث اس مضمون کی آئی ہے:-

"مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ۔"

جو کوئی دین بدلے اس کو قتل کر دو۔

اس کی صحیح تشریح جو فہم ناقص میں ہے وہ تو آگے عرض کریں گے سردست بطور تسلیم کہتے ہیں کہ اس حدیث سے بھی مرتد کی سزا سنگسار (پتھراؤ) ثابت نہیں ہوتی۔ مرزائی ہونا سخت گمراہ ہونا ہے۔ کچھ شک نہیں کہ مرزا کا مصدق ہونا گویا خدا اور رسول کا مکذب بننا ہے[1] مگر یہاں تنقیح یہ ہے کہ مرتد عن الاسلام ہونے سے شرعی اصطلاح میں کیا مراد ہے۔ کچھ شک نہیں کہ مرتد عن الاسلام ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ اسلام کو جھوٹا مذہب سمجھ کر چھوڑ دے۔ ان معنے سے مرزائی جو کچھ بھی ہیں۔ بقول نے شریعت مکفر ہیں مگر باقرار خود کافر یا باصطلاح شرع اسلام

[1] یہ مولوی صاحب کا اپنا خیال ہے جو درست نہیں۔ (ناقل)

مرتد نہیں کیونکہ وہ باقرار خود مصدّقِ اسلام ہیں۔ اس لئے ہر مرتد کی سزا اگر ثابت بھی ہو جائے کہ سنگسار ہے تو بھی مرزائی کی یہ سزا نہیں ہو سکتی۔

اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مرتد کی سزا جن حدیثوں میں قتل آئی ہے ان کا صحیح مفہوم کیا ہے؟

ہمارے ناقص خیال میں جس کی بابت ہمارا عقیدہ ہے کہ اِنْ یَّکُنْ صَادِقًا فَمِنَ اللّٰہِ وَاِنْ یَّکُنْ غَیْرَ صَادِقٍ فَمِنْ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ کے جو معنی ہیں ان کے سمجھنے کے لئے اس زمانہ کے قومی تعلقات کو زیر غور رکھنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا ہر فرد اسلامی حکومت اور اسلامی قوم کا ہمدرد ہوتا تھا اور کافر کا ہر فرد خیر خواہِ ملّتِ کفریہ اور بدخواہِ اسلام اور اہلِ اسلام ہوتا۔ چنانچہ ارشاد ہے:—

"وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ" (پارہ ۱۰ – ع ۱۵)

یعنی مسلمان مرد ہوں یا عورتیں ایک دوسرے کے ہمدرد ہیں۔"

مخالفین کے حق میں فرمایا:—

"وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْضُھُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ" (پارہ ۱۰ – ع ۶)

یعنی منکرین کی جماعت اسلام کے مقابلہ میں ایک دوسرے کے ہمدرد ہیں۔"

ان آیات اور دیگر احوال و حوالجات کو ملحوظ رکھ کر اس حدیث کا مطلب سمجھنا بالکل آسان ہے جو خود حدیث کے الفاظ بتا دیں گے جو یہ ہے:—

"لَا یَحِلُّ دَمُ امْرَءٍ مُّسْلِمٍ یَّشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالْمَارِقُ لِدِیْنِہٖ التَّارِکُ لِلْجَمَاعَۃِ"

(بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ۔ صفحہ ۲۹۹)

(یعنی کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں مگر تین میں سے ایک وجہ سے (۱) شادی شدہ زانی ہو جسے سنگسار کیا جائے (۲) کسی بے گناہ انسان کا قاتل (۳) دینِ اسلام اور جماعتِ اسلامیہ کو چھوڑنے والا) یہ اخیر کا حصہ آج کل زیر بحث اور سارا مدار کار ہے۔ اس میں حضور علیہ السلام نے دو لفظ فرمائے ہیں۔ دینِ اسلام چھوڑنے والا اور جماعت سے مراد اسلامی قوم ہے یعنی مسلم قوم کو چھوڑ کر کفار کی حمایت کرنے والا۔ جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ ان ہر دو جزوں کے مجموعہ پر سزا مرتب ہو نہ صرف ایک ایک پر اور ان دو کا مجموعہ یہی ہے کہ مسلمانوں سے نکل کر کفار کی جماعت میں مل جائے یعنی جیسے اس زمانے میں کفار حربی مسلمانوں سے برسرِ جنگ رہتے تھے۔ چنانچہ ایسے لوگوں کے حق میں فرمایا:—

"لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّۃً۔" (پ ۱۰ – ع ۸)

یعنی دشمنانِ اسلام ایک مسلمان کے حق میں کسی قسم کے تعلق اور ذمہ داری کا لحاظ نہیں کرتے۔ بلکہ "لَا یَاْلُوْنَکُمْ خَبَالًا" (پ ۴ – ع ۳) یعنی تمہیں نقصان پہنچانے میں ذرا کمی نہیں کرتے اس لئے ایسے اشخاص جو اسلام چھوڑ کر کفار میں جا ملیں گے وہ ضرور حربی ہوں گے۔ لہٰذا ان کا حکم ان حربیوں کے

برابر قرار دیا۔ ورنہ محض ترک اسلام سے ان پر موت یا قتل کا حکم نہیں لگایا گیا۔ جیسا کہ آیت مرقومہ سے صاف ظاہر ہے جس کے الفاظ مکرر بغرض تدبر نقل ہیں :-

"اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا
ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ
ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ
لِيَغْفِرَ لَهُمْ"

ترجمہ : جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے۔ پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر وہ مرتے دم تک کفر ہی میں بڑھتے گئے۔ خدا ان کو نہیں بخشے گا۔

پس یہی عدم بخشش ان کی سزا اخروی ہے۔ قتل یا سنگساری وغیرہ کا ذکر منفی ہے۔ لہٰذا سزا بھی منفی۔

نتیجہ

یہ ہے کہ افغانستان میں جو کسی مرزائی کو محض مرزائی ہونے کی وجہ سے (اگر یہ صحیح ہے) سنگسار کیا گیا ہے۔ قرآن۔ حدیث اور کتب فقہ میں اس کا ثبوت نہیں اس لئے یہ سزا نہ حد ہے نہ تعزیر۔ ہاں اگر کچھ ہوسکتا ہے تو باصطلاح اتاغنہ سیاسی حکم ہے دگر ہیچ۔"

(ہفت روزہ "اخبار اہلحدیث" امرتسر
جلد ۲۱ نمبر ۴۹ - ۳ر اکتوبر ۱۹۲۴ء)

—— مرسلہ :——
سید احمد علی صاحب مربی جماعت احمدیہ
گوجرانوالہ

بقیہ "شذرات" صفحہ (۸)

لاہور یہ فتویٰ صادر فرماتے ہیں :-

"جبر اور زبردستی سے کیا ہوا کوئی معاملہ بھی شریعت اسلام میں صحیح نہیں چنانچہ کسی مسلمان سے زبردستی کلمۂ کفر کہلانے سے وہ کافر نہیں ہوتا۔ اسی طرح کسی کافر کو زبردستی اور مار پیٹ کر مسلمان بنانے سے وہ مسلمان نہیں ہوتا۔"

(اہلحدیث - ۴ر اپریل ۱۹۵۸ء)

الفرقان: اگر علماء عوام میں اس قسم کی تعلیم کو رواج دیں تو بہت امن ہو جائے۔

۷۔ علماءِ زمانہ کا علم و عمل۔

حیات لکھتا ہے کہ :-

"ہم یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ چند مستثنیات سے قطع نظر وارثانِ منبر و محراب میں ننانوے فی صد لوگ عصری مسائل سے نابلد ہیں..... ہم مسلمانوں کی صف میں جب شیعہ۔ سنی۔ بریلوی۔ دیوبندی اور مقلد و غیر مقلد وغیرہ کی کھکا فضیحتی دیکھتے ہیں تو قلق ہوتا ہے کہ فرزندانِ منبر و محراب خود اپنے گھر کو آگ لگا رہے ہیں۔ کیا ہمارے ان دوستوں کو معلوم نہیں کہ نئی نسلیں اس سے بیزار

ہیں اور وہ اس قسم کے جھگڑوں کو بٹیروں
کی پالی اور مرغوں کی چوپال سمجھ کر
قہقہے لگاتی ہے۔"

(چٹان لاہور۔ ۱۲ مئی ۷۵ء)

الفرقان : "وارثانِ منبر و محراب" کی جب علمی اور عملی حالت ایسی زبوں ہے تو ان کے "فتووں" کی بنا پر اہلِ حق کو نشانۂ تشدد بنانے والے کتنے ظالم ہیں۔

۸۔ حضرت سید احمد کے جہاد کے وقت پنجاب کی حالت

روزنامہ نوائے وقت لاہور لکھتا ہے:۔

"پنجاب میں سکھوں کی عملداری تھی اور یہاں
مسلمانوں کی عزت و آبرو محفوظ نہ تھی۔
حضرت سید احمد اور ان کے رفقاء کے سامنے
اس وقت سب سے بڑا مقصد پنجاب کے
انہی مظلوم و مجبور مسلمانوں کی امداد تھا
تاکہ جس سرزمین میں خواجہ ہجویری آسودۂ
خاک ہیں وہاں پھر اذان کی آواز آزادی
سے بلند کی جائے"

(نوائے وقت ۔ ۱۵ مئی ۷۵ء)

الفرقان : حضرت سید احمدؒ اور ان کے ساتھیوں نے تو بالاکوٹ کے علاقہ کے مسلمانوں کی غداری سے جام شہادت نوش کر لیا مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے انگریزی حکومت کے ذریعہ سے پنجاب کے مظلوم مسلمانوں کی امداد فرمائی اور اذان کی آزادی حاصل ہو گئی۔

۹۔ ووٹوں کی اکثریت اور احکامِ الٰہی

ڈاکٹر محمد باقر صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"اس مملکتِ اسلامیہ کے متعدد آئین
پڑھ کر اکثر اس (خاکسار) کے دل میں یہ
حیرت پیدا ہوئی ہے کہ یہ کون سے مسلمان
ہیں جو یکے بعد دیگرے ایسے آئین بناتے
چلے جاتے ہیں اور نہیں سوچتے کہ احکامِ
الٰہی کو ووٹوں کی اکثریت سے قبول یا
رد نہیں کیا جا سکتا۔"

(نوائے وقت لاہور ۔ ۲۳ مئی ۷۵ء)

الفرقان : نفاذِ شریعت کے لئے خود مسلمانوں کا شریعت پر عمل کرنا بنیاد ہے اگر یہ بنیاد موجود نہیں تو آئین بناتے چلے جانے سے کیا بنے گا؟ شریعت میں بے عمل لوگوں کے ووٹوں کی اکثریت بالکل بے معنی بات ہے۔

کالجوں کے احمدی طلبا کیلئے رعایت

کراچی سے ایک دوست نے توسیع اشاعت کے لیے رقم بھجوائی ہے جزاہ اللہ خیراً۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کالجوں کے جو احمدی طلبا الفرقان خریدنا چاہتے ہیں وہ دس کی بجائے پانچ روپے کا منی آرڈر کر دیں ان کے نام ایک سال کے لئے رسالہ جاری ہو جائے گا۔ یہ رعایت ۳۱ جولائی ۷۵ء تک ہے۔

(مینجر الفرقان ربوہ)

چند مفید اور ضروری اقتباسات

(۱) علماءِ سُوء کا رویّہ:

"دوسری طرف اسلام کے ظہور کو چودہ صدیاں گزر چکی ہیں۔ ان صدیوں میں بڑے بڑے مطلق العنان مستبد اسلام ہی کے نام پر اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے جعلی نائب بن کر مختلف ممالک پر حکمران رہ چکے ہیں۔ ان کے عہد کے خود غرض۔ چاپلوس اور حیلہ جُو مفتیانِ دین نے ان مستبد حاکموں کی مطلب براری کے لئے آیاتِ قرآنی کو نہایت قلیل معاوضے پر فروخت کیا۔ اللہ کے عام فہم اور سیدھے سادے احکام کو اپنی تاویلوں سے توڑ موڑ کر پیچیدہ بنا دیا۔ فرمودات نبویؐ میں حک و اضافے کئے اور اس طرح ساری نسلِ انسانی میں سب سے بلیغ، واضح اور صاف بات کرنے والے خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے چارٹر کے فائدہ کیلئے بہتان باندھے۔ ان ظالموں نے جاگیرداری، سرمایہ داری۔ محلّات سازی کے ساتھ ساتھ خلفاء، امراء اور درباریوں پر عیاشی کے شرعی دروازے کھول دیئے۔ انسان کے حضور ایسے انسان سجدہ ریز ہونے لگے جنہیں ان کے دین نے ایک سجدہ کا حکم دے کر تمام سجدوں سے نجات دلا دی تھی۔ محتاجوں اور مسکینوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ امراء کے دولت کدے پر جمع ہوتے اور امراء انہیں چند پیسے دے کر اپنی سخاوت اور دریا دلی کا ڈنکا بجاتے۔ غرضیکہ یہی ہوئی چودہ صدیوں میں اسلام کے سر سے گویا قیامت گزر گئی۔ پیٹ کے پجاری جھوٹی عزت کے متلاشی علماء سُوء نے زکوٰۃ اور وراثت کو نیکیوں میں شامل کر کے اور گناہ سرزد ہو جانے کی صورت میں اس کا کفارہ ادا کرنے کے بعد پھر سے پاک صاف ہو جانے کا مژدہ سنا کر اسلام کے دیدہ زیب پاک لباس میں بدہیئت اور بدنما پیوند لگائے اور اس طرح دینِ اسلام کی دوسرے مذاہب اور دھرموں سے الگ تھلگ کی انفرادیت یا تشخص ہی نہیں رہنے دیا۔ اسلام کے منور اور منزہ چہرے پر

غلط فتوؤں۔ تاویلوں۔ تفسیروں۔ اجتہادوں اور فقہوں کی بلکہ شرعی گناہوں کی اتنی گرد چڑھا دی گئی کہ ایک غیر مسلم قرآن پڑھ کر اور سمجھ کر اور رحمۃ اللعالمین صلعم کی سیرت سے شناسا ہو کر تو آج بھی مشرف با اسلام ہو جاتا ہے مگر مسلمان کہلانے والے اکثر مسلمانوں کے اعمال اور خصائل دیکھ کر مسلمانوں سے ہی نہیں ان کے رائج الوقت نام نہاد اسلام سے دور بھاگ جاتا ہے۔ چودہ صدیوں کے دوران عقل عیار نے صراطِ مستقیم سے بیچ کر نکل جانے کے ہزاروں بہانے تراش لئے ہیں۔ لات و منات کو توڑنے والوں کے ناخلف وارثوں نے ہزاروں نئے لات و منات تراش لئے ہیں اب اسلام "یوں کرو اور یوں مت کرو" کے واضح اور صاف احکام کی بجائے "یوں کرنا چاہیئے اور یوں نہ کرنا چاہیئے" کی مکارانہ ہدایات تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔"

(روزنامہ مشرق لشاور ایڈیشن مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۷۵ء)

مرسلہ: ابوالحنیف چودھری۔ کیمبلپور)

(۲) شہید سلطان فتح علی ٹیپو کا ایک خواب:

حال ہی میں برصغیر کے ایک نامور سپوت، اولوالعزم مجاہد، شہید عروسِ حریت، سلطان فتح علی ٹیپو کا یوم شہادت گزرا ہے اخبارات و رسائل نے اس موقع پہ تمام مضامین شائع کئے ہیں اور شہید کے شایانِ شان گلہائے عقیدت پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ راقم الحروف کی نظر سے انہی دنوں ایک کتاب "THE DREAMS OF TIPU SULTAN." مرتبہ ڈاکٹر محمود حسین صاحب مرحوم گزری ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے انڈیا آفس لائبریری سے سلطان ٹیپو شہیدؒ کے رؤیا کے خود نوشت مسودہ کی مائیکرو فلم حاصل کرنے کے بعد سلطان کے ۳۷ خوابوں کو فارسی سے انگریزی میں منتقل کر کے اس کتاب میں شائع کیا ہے میں اس موقع پر سلطان مرحوم کے صرف ایک خواب کا اردو ترجمہ آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں جو کہ کتاب محولہ بالا میں خواب نمبر ۱۲ کے طور پر صفحات ۶۱ اور ۶۲ پر درج ہے۔ خواب سلطانؒ کے اپنے الفاظ میں اس طرح تحریر ہے۔

"اکیس ماہِ حیدری، سال لبید (۱۲۱۸ BUAD)[1] جو کہ حسابِ زمر کے مطابق (ساٹھ سالہ شمسی) دور کا چالیسواں سال ہے دریائے تنگبھدرا کے اس پار جہاں کہ میرا قیام تھا میں نے یہ خواب دیکھا:۔

مجھے ایسا محسوس ہوا گویا کہ یوم حشر ہے جبکہ کسی کو بھی کسی دوسرے سے کوئی

---

[1] سلطان ٹیپو شہید نے ایک نیا کیلنڈر وضع کیا تھا جس کی ابتدا ۶۰۹ء یعنی سالِ نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوتی تھی اور تقویم شمسی کا لحاظ رکھا جاتا تھا یعنی اسے سن نبوی صلعم شمسی کہنا چاہیئے اگرچہ سلطان نے اس کا نام "مولود محمدؐ" رکھا تھا۔ حیدری اسی سال کے چھٹے مہینے کا نام تھا۔ جس کے مقابل انگریزی مہینہ جون اور ہندی مہینہ بھادوں شمار کیا جاسکتا ہے۔

میسر آنا نہیں ہوگا۔ اس وقت ایک اجنبی۔ خوب توانا، محکم انداز، دمکتا ہوا چہرہ، سرخ و سفید دلکش و سرخ لب، میرے پاس آیا اور میرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر کہنے لگا۔ "تم جانتے ہو میں کون ہوں؟" میں نے اسے جواب دیا کہ میں نہیں جانتا۔ تب اس نے کہا۔ "میں مرتضیٰ علیؓ ہوں اور رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا ہے اور اب بھی وہ یا دُہراتے جا رہے ہیں کہ وہ تمہارے بغیر جنت میں قدم نہیں رکھیں گے۔ اور وہ تمہاری خاطر انتظار کریں گے۔ اور تمہارے ساتھ ہی جنت میں تشریف لے جائیں گے۔"

میری مسرت کی حد نہ رہی اور آنکھ کھل گئی۔ خدا تعالیٰ کو ہر ایک قدرت حاصل ہے اور رسولؐ شفیع ہے۔ پس اسی قدر کافی ہے۔"

(مرسلہ: عبدالماجد لیکچرار۔ دادو)

(۳) ایک استفتاء اور مفتی اہلحدیث کا جواب:

"س: کسی ہندو یا سکھ وغیرہ کے ہاتھ سے جو جھٹکا کھاتا ہو۔ پانی لے کر پینا از روئے شریعت کیسا ہے؟ اور ان کے سوا دیگر ہندو جو جھٹکا نہیں کھاتے ان کے ہاتھ سے پانی یا کوئی اور چیز لینی کیسی ہے؟

(خریدار ۸۵۱۶)

ج: شریعتِ اسلام میں محض غیر مسلم ہونے کی وجہ سے غیر مسلم سے چھوت نہیں۔ جیسی ہندوؤں میں ہے۔ ہاں غیر مسلم کا ہاتھ نجاست شرعیہ نجسی ہو تو اس کے ہاتھ سے نہ کھانا چاہیئے۔ بعض دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت غیر مسلموں نے کی۔ تحفے بھی دیئے جو آپؐ نے قبول فرمائے۔"

(اخبار "اہلحدیث" امرتسر ۲۰/۲۷ فروری ۱۹۳۱ء)

(مرسلہ: سید احمد علی مربی جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

(۴) مولوی ظفر علیخان اور حکومتِ انگلشیہ:

چٹان لاہور ۲۰ فروری ۱۹۵۰ء میں مولوی ظفر علی خان "مدیرِ زمیندار کے آخری ایام" کے تحت لکھا ہے کہ:-

"مولانا ظفر علی خان نے پنجاب میں برطانوی غلامی کے خلاف قربانی و ایثار کی روح پیدا کی۔ اس صوبے کے مسلمان ان کی بدولت صف آرا ہوئے۔ ان کے اخبار نے اپنے قلم کی توانائی سے مسلمانوں کی نئی لیڈرشپ پیدا کی۔"

جواباً گزارش ہے کہ بتایا جائے کہ مندرجہ ذیل اشعار اگر مولوی ظفر علی خان کے نہیں تو کس کے ہیں؟

"جھکا فرطِ عقیدت سے مرا سر
ہوا جب تذکرہ کنگ ایمپرر کا
خدا انگلینڈ کو رکھے سلامت!
کہ ہے اس سے تعلق عمر بھر کا"

(زمیندار ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

اب مولوی ظفر علی خان کی تشریح بھی ملاحظہ ہو:۔

(۱) "زمیندار اور اس کے ناظرین گورنمنٹ کو سایۂ خدا سمجھتے ہیں اور اس کی عنایاتِ شاہانہ اور الطافِ خسروانہ کو اپنی دلی ارادت و قلبی عقیدت کا کفیل سمجھتے ہیں اور اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے قطرہ کی بجائے اپنے جسم کا خون بہانے کے لئے تیار ہیں اور یہی حالت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی ہے۔"

(زمیندار۔ ۹ر نومبر ۱۹۱۱ء)

(۲) "مسلمان ایک لمحہ کے لئے بھی ایسی حکومت سے بدظن ہونے کا خیال تک نہیں کر سکتے اور اگر کوئی بدبخت مسلمان گورنمنٹ سے سرکشی کی جرأت کرے تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ وہ مسلمان، مسلمان نہیں۔"

(زمیندار۔ ۱۱ر نومبر ۱۹۱۱ء)

مرسلہ: پیرزادہ بشیر احمد اوچ شریف)

○

پتہ کی تبدیلی

جب آپ کا پتہ تبدیل ہو تو دفتر الفرقان کو فوراً اطلاع فرمائیں تاکہ آپ کا رسالہ ضائع نہ ہو۔

(مینیجر)

بُزِ اخفش

ایک برجستہ جوابی نظم

خود بُزِ اخفش بیاں کرتا ہے اپنی داستاں
پردۂ تحریر میں ملتی ہیں اس کی جھلکیاں
بدزبانی پر تعلّی ہے زباں دانی کی، حنیف
ژاژخائی بن گئی معیارِ اندازِ بیاں
اُس کو ہے زعمِ اجارہ داریٔ قوم و وطن
برہمن اس مغبچے کا گرچہ ہے پیرِ مغاں
اُس کو ناموسِ قلم ہے ایک گالی کی طرح
خاک سمجھے گا صحافت کے وہ اسرارِ نہاں
چڑھ رہا ہے بادۂ پندار کے نشّے کا رنگ
بڑھ رہی ہیں زندگی کی تلخیوں پر تلخیاں
دادخواہانِ تعیّش کی نظر کجلا گئی
بچھڑتے جاتے ہیں سارے ہمرہانِ کارواں
جن سروں میں حق تعالیٰ کی عداوت ہے، نسیم
پھوڑ دے گا اُن سروں کو کوہسارِ قادیاں

جناب نسیم سیفی صاحب

ایک مرکز ہے ایک امام اپنا

جنابِ ناہید کے قلم سے

ایک مرکز ہے ایک امام اپنا		خوب محکم ہے انتظام اپنا
وہ جو اسلام میں خلافت تھی		ہے اسی نہج پر نظام اپنا
اپنا مذہب ہے مذہبِ اسلام		کام تبلیغ صبح و شام اپنا
نہ حکومت سے کچھ غرض ہم کو		نہ سیاست سے کوئی، کام اپنا
حج، روزہ، زکوٰۃ سب برحق		ہے نمازوں پہ التزام اپنا
وہ جو لائے محمدِ عربیؐ		وہی پیغام ہے پیام اپنا

ہاں مگر امتیاز کی خاطر
احمدی رکھ لیا ہے نام اپنا

حق و باطل کے معرکوں میں ہے		عشق شمشیرِ بے نیام اپنا
خاک پائے شہِ حجاز ہیں ہم		آسمانوں پہ ہے خرام اپنا
ہے سراسر رضائے ربِّ جلیل		ہر قعود اپنا، ہر قیام اپنا
اُس کی چوکھٹ پہ ہو کے سربسجود		آپ کرتے ہیں احترام اپنا
برق ہم تک پہنچ نہیں سکتی		شاخِ طوبیٰ پہ ہے مقام اپنا

موت کا ڈر ہو کیوں ہمیں ناہید
جب مسیحا ہو خود امام اپنا

ایڈیٹر کے نام چند خطوط

(۱) اہلسنت دوست جناب رانا محمد اسلم صاحب لاہور سے لکھتے ہیں:—

"الفرقان بابت مئی ۷۵ء کے صفحہ ۸ پر "مولوی ظفر علی خاں مدیر زمیندار کے آخری ایام" کے زیر عنوان جناب ... لاہور سے اقتباس پڑھ کر مسلمانوں کی بے حسی اور بالخصوص اصحابِ ثروت کی سنگدلی پر پیٹ بھر کر رویا (معاف فرمائیے زندہ زبانیں پوری وفاداری کے ساتھ وقت کا ساتھ دیتی ہیں۔ اس محاورہ کو عوامی دور کی پیداوار سمجھ کر شرفِ قبولیت بخشیں) کہ جو شخص عمر بھر مسلمانوں کی فلاح و بہبود۔ آزادی۔ سلامتی اور قیام پاکستان کے لئے حتی المقدور کوشاں رہا وہ کس مپرسی کے عالم میں فوت ہوا۔ چلئے یہ بات تو اب تاریخ کا حصہ بن چکی ہے۔ ناچیز اپنی حقیر سی تبلیغی خدمات کے باعث برصغیر پاک و بھارت کے علاوہ بعض مغربی ممالک میں بھی مشہور ہے۔ گو ایک گوشہ نشین درویش ہوں تاہم اسلام اور پاکستان سے جنون کی حد تک محبت بعض اوقات مجھے قومی مشاہیر میں سے کسی نہ کسی کے در پر کشاں کشاں لے ہی جاتی ہے۔ عوام کا تو ذکر ہی کیا خواص کا حال یہ ہے کہ دعوتِ عام کے دوران کسی اجنبی ملاقاتی کو پلیٹ بھر چاول نہیں کھلا سکتے۔ پانی کا گلاس بھی نہیں پوچھ سکتے ان سے کسی بیمار قومی کارکن کی عیادت یا امداد کی توقع فضول اور عبث ہے۔ یہ المیہ پڑھ کر میرے تاثر کو تقویت ملی ہے کہ آج کے مسلمان سے کسی خیر کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ محض حیرانی۔

مال، اسباب۔ تحریر و تقریر کی دولت یا روپیہ پیسہ جو کچھ بھی آپ کے پاس ہو اسے قوم کی بھلائی پر صرف کردو لیکن اس سے اتنی امید بھی نہ رکھو کہ سفر آخرت کے لئے چار کہار بھی مہیا کر سکے گی۔

مولوی صاحب مرحوم آپ لوگوں کے سخت مخالف تھے۔ اس حقیقت کے باوجود میرزا بشیر الدین محمود کا ان کی امداد کے لئے اپنے مریدوں کو بھیجنا حیرت انگیز اور مرزا صاحب مرحوم کی عالی ظرفی پر دلالت کرتا ہے اسے "بزدلانہ مذاق" قرار دینے کا معاملہ کہنے والوں، موصوف اور اللہ علیم کے سپرد کرتا ہوں۔ کاش اس طرح کا "بزدلانہ مذاق" کسی اور کو بھی سوجھا ہوتا!

گزشتہ تین برس سے عیسائیت کا مطالعہ چھیڑ رکھا ہے اور تحریک و قیام پاکستان کا طالب علم بن گیا ہوں۔ برصغیر میں اسلام کی بقا اور مسلمانوں کی سلامتی اپنا مشن قرار دے لیا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب مرحوم ایک متبحر عالم اور بڑی قابل ہستی تھے ان کی کثیر تحاریر و تصانیف میں بلاواسطہ یا بالواسطہ طور پر دہریت۔ الحاد۔ سیکولرازم اور سوشلزم کی تردید اور ان کے مقابلہ میں اسلامی نظریات کی برتری پر یقیناً کافی مواد ہوگا۔ اس کی اشاعت کی طرف توجہ دلانے کی عزت حاصل کرتا ہوں۔

خادم اسلام و پاکستان

محمد اسلم رانا

مرکز تحقیق پاکستان۔ لاہور

(۲) شیعہ عالم جناب ڈاکٹر محمد احسن صاحب ایم ایس سی کراچی سے تحریر فرماتے ہیں :—

"۱۱ فروری ۷۵ء۔ مکرمی و محترمی جناب مولانا ابوالعطاء صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! گرامی نامہ مزید ایک سال کی قربانی خوشی لے کر پہنچا۔ عزت و ہمت افزائی کا شکریہ! جزاک اللہ خیر جزاء!"

محترم سید صاحب قومی اسمبلی کے فیصلہ ستمبر ۷۴ء کے سلسلہ میں لکھتے ہیں :—

"آخر اس مذہب نے جیسے حضرت مرزا صاحب سے لے کر آپ تک کے اہل علم نے اپنا مذہب بیان کیا تھا اور جس کے خلاف آپ لوگوں کا قلم کبھی نہیں اٹھا تھا آپ لوگوں کو قانونی حیثیت سے کافر قرار دے دیا۔ یہ بڑی افسوسناک صورتحال ہے کہ آپ حضرات کے قلم اہلسنت کا تعاون حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ مذہب شیعہ کے خلاف زہر اگلتے رہے اور کچھ ایسے لوگ آپ اور آپ کے اہل جماعت کو اپنا تعاون پیش کرتے رہے اور آپ لوگ جواب میں خاموشی اختیار کئے رہے۔ میں نے اپنے مضمون مطبوعہ المبشر لاہور میں احمدیوں کو کافر قرار دینے والوں کے لئے کھلے کفر کا ثبوت لکھا ہے اور میں آج بھی احمدیوں کو کافر قرار نہیں دیتا اور ان تمام لوگوں کو مرتد قرآن و اسلام و عقل کا قرار دیتا ہوں جو احمدیوں کو بلا کسی نص صریح کے کافر قرار دیتے ہیں۔[1] دراصل خدا کی طرف سے احمدیوں کو یہ ایک انتہائی موقع اور آخری سبق دیا گیا ہے تاکہ وہ مذہب اہلسنت کو اور اس کے حامل افراد کو ٹھیک طرح سمجھ سکیں اور مذہب شیعہ کے روادارانہ اور عالمانہ اسلامی سلوک کی قدر کر سکیں۔ میں نے یہ جو کچھ لکھا ہے اسے پرائیویٹ خط نہ سمجھیں اور اگر مناسب معلوم ہو تو الفرقان میں شائع کر دیں۔

...... میں پھر اپنا تعاون پیش کرتا ہوں۔ آپ اپنے مذہب پر مضبوطی سے برقرار رہیے لیکن ساتھ ہی ساتھ میرے قلم سے نکلی ہوئی وہ تحریریں بھی الفرقان میں بلا تکلف شائع کیجئے جن میں ہر بات حق ہو۔ عالمی مسلمات میں سے ہو۔ آپ کے مکتبہ فکر کے تراجم اور بیانات پر مبنی ہو البتہ جہاں کہیں ضروری ہو میری تحریروں پر تنقید و نظر بھی الفرقان میں شائع کرتے رہیں تاکہ الفرقان کے قارئین حق کو قبول کرنے کے موقف میں رہیں۔ کاش کوئی ایسا ماہنامہ تو ہوتا جو صرف اپنے مکتبہ فکر کی آڑ میں نہ چلتا۔ نفرت و تعصب کو چھوڑ دیتا اور اسلام کے متعلق شیعہ نظریۂ حیات کو شیعہ عالم کے قلم سے شائع کرتا۔ ہم اپنے احباب کو الفرقان ہی نہیں بلکہ تمام احمدی کتب کو پڑھنے کی دعوت دیتے ہیں۔"

الفرقان: محترم جناب ڈاکٹر صاحب کے طویل مکتوب کے یہ حصے بجنسہٖ شائع کئے جا رہے ہیں۔ آپ نے قابل قدر خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ شیعہ حضرات میں ڈاکٹر صاحب ایسے وجود انشاء اللہ باہمی رواداری کی بنیاد بن سکیں گے۔ ہمارے رسالہ کے صفحات ہر شخص کے مفید اور علمی مقالہ جات کے لئے کھلے ہیں محترم ڈاکٹر شوق سے مضامین ارسال فرمائیں حسب گنجائش ہم زیر تحقیق مقالات بھی شائع کرتے رہتے ہیں۔

(۳) چوہدری عبدالرحمٰن صاحب نمبردار ضلع لائلپور سے لکھتے ہیں :—

مکرمی ایڈیٹر صاحب ماہنامہ "الفرقان" ربوہ

تسلیمات! آپ نے غالباً میرے کسی مہربان کی فرمائش پر میرے نام

---

[1] الفرقان: یہ درست نہیں ہے۔ کوئی غلط فہمی معلوم ہوتی ہے

چند ماہ سے رسالہ "الفرقان" ربوہ جاری کر رکھا ہے۔ غالباً انھوں نے مجھ پر تبلیغی سلسلہ میں یہ مہربانی فرمائی ہے لیکن میں عرض یہ کہوں گا کہ

مجھ پہ احساں جو نہ کرتے تو یہ احساں ہوتا

میں آپ کی جماعت کو سرے سے باطل تصور کرتا ہوں اور میرے ایمان اور یقین کی حد تک سراسر گمراہ جماعت ہے۔ میں بحث و مباحثہ میں پڑنا قطعاً پسند نہیں کرتا۔ پہلی دفعہ تو میں نے آپ کے مرسلہ رسالہ کی ورق گردانی کی اور مابعد میں نے یہ بھی مناسب نہ سمجھا۔ نہ میرے پاس وقت ہے اور نہ ہی باطل کو فروغ دینے والے لٹریچر کے مطالعہ کے لیے میں تیار ہوں۔ اگر اس میں قرآن پاک کے حوالہ جات نہ ہوتے تو ردی کے کام آتا۔ اب ایسا بھی ممکن نہیں ہے لہٰذا آپ سے درخواست ہے کہ میرے نام رسالہ مذکور کی ترسیل بند کر دیں اور یہ تبلیغ کسی اور جگہ کریں جہاں کہ اس کے اثر انداز ہونے کی گنجائش ہو۔ اور عام طور پر یہ تبلیغ اس جگہ کامیاب ہو سکتی ہے جہاں کہ دینی علم کا فقدان ہو۔"

والسلام۔ عبدالرحمان نمبردار چک $\frac{298}{ج ب}$

براستہ گوجرہ۔ ضلع لائلپور

الفرقان: نمبردار صاحب کو جواب دیا گیا کہ:-

"جناب کی چٹھی موصول ہوئی۔ آپ کے ارشاد کے مطابق آپ کے نام کا رسالہ الفرقان بند کر دیا گیا ہے۔ مجھے آپ کا خط پڑھ کر صرف اس لیے افسوس ہوا کہ آپ نے ایسے طریق کا اظہار فرمایا ہے جو قرآن مجید کے مطابق نہیں ہے۔ کسی بحث مباحثہ کے لیے نہیں بلکہ میں اپنے فرض کی ادائیگی کیلئے آپ کی توجہ اس آیت کریمہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

"فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ
الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ۔" (الزمر ع۲)

یعنی وہ لوگ خوشخبری کے مستحق ہیں جو بات کو پوری توجہ سے سن لیتے ہیں اور پھر اچھے رنگ میں اچھی باتوں کی پیروی کرتے ہیں۔

قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی اچھی کتاب نہیں ہے مگر جو لوگ قرآن کو "سرے سے باطل" تصور کرتے تھے انھوں نے کہہ رکھا تھا

"لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا
فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ۝" (حٰم سجدہ ع۴)

لوگو! اس قرآن کو مت سنو اور جب یہ پڑھا
جائے تو شور کیا کرو تا تم غالب آجاؤ

محترم چوہدری صاحب! اگر آپ مخالف کی بات کو سنیں گے نہیں اور اس کے بیان کو پڑھیں گے نہیں تو آپ علیٰ وجہ البصیرت کس طرح اس کی تردید کر سکیں گے۔ آخر آپ کا یہ بھی تو فرض ہے کہ اگر احمدی سراسر باطل پر ہیں تو ان کی ہدایت کے لئے کوشش کریں۔ ظاہر ہے کہ وہ اسی طرح ہو سکتی ہے کہ آپ احمدیہ جماعت کے عقائد اور ان کے دلائل سے واقف ہوں۔

میں نے صرف آپ کی توجہ دلانے کے لئے یہ سطور لکھی ہیں۔ اس سے زیادہ اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ رسالہ تو افسوس کے ساتھ بند کر دیا گیا ہے اور دفتر کو ہدایت دے دی گئی ہے کہ جب تک آپ انشراحِ صدر سے خود رسالہ طلب نہ فرمائیں آپ کو نہ بھیجا جائے۔"

رسالہ کی توسیع اشاعت احباب کا فرض ہے۔ (مینیجر)

اقتباس

"ہر وہ شخص جو "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کا کلمہ پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے"

ریڈیو امریکہ پر ایک اہم تقریر

ذیل میں ہم جناب علامہ مشرقی مرحوم کے صاحبزادے کی ایک خاص تقریر درج کر رہے ہیں جو انہوں نے ۱۹ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ریڈیو نیویارک (امریکہ) کے ایک خصوصی اردو پروگرام میں کی۔ یہ پروگرام اعجاز انٹرنیشنل آف نیویارک نے نشر کیا تھا۔ ہم یہ تقریر بلا تبصرہ شائع کر رہے ہیں صرف یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ لوگ کیا کہتے ہیں؟ ہمارے امام ایدہ اللہ بنصرہ نے بھی اس معاملہ میں اپنے ردعمل کا اتنا ہی اعلان فرمایا ہے کہ جماعت صبر اور برداشت سے کام لے (ادارہ)

خواتین و حضرات! چند دن پہلے کی ایک خبر کے مطابق پاکستان کی قومی اسمبلی نے مسلمانوں کے ایک حصہ کو اقلیت قرار دے دیا۔ اس خبر کے سننے کے بعد ہمارے دل و دماغ میں کئی ایک خدشات اُبھرے جن کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ جس چیز نے سب سے پہلے ہمیں سوچنے پر مجبور کیا وہ یہ تھی کہ کیا ہم اپنے ہی لوگوں کے ایک طبقے کو اقلیت قرار دے کر تاریخ اسلام میں ایک ایسی مثال تو نہیں قائم کر رہے جو اسلام کے لئے آئندہ چل کر نہایت گھناؤنی ثابت ہو سکتی ہے؟ اور ممکن ہے کہ کل اسمبلی میں ایک ایسے فرقہ کی اکثریت ہو جو دوسرے کو اقلیت قرار دے کر اس کے تمام حقوق چھین لے اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ سلسلہ صرف ہم اپنے تک ہی محدود نہ رکھ سکیں بلکہ اس ملک کی حدود دوسرے اسلامی ممالک تک ایک زمانہ میں پہنچیں اور اسلام میں ایک مذہب کی بجائے اقلیتوں کا ایک گروہ بن کر رہ جائے۔

اس فیصلہ میں اقلیت قرار دینے کا جو طریقہ استعمال کیا گیا وہ کسی کی نگاہ میں کتنا ہی جمہوری کیوں نہ ہو لیکن وہ اسی قدر گھناؤنا بھی ضرور ہے اس لئے کہ جمہوری طریقوں کو غلط چیزوں کے لئے استعمال کرنا اور خصوصاً دین میں مزید شگاف ڈالنے کے لئے یہ طریقہ استعمال کرنا جمہوریت کے خلاف ہونے ہوئے آئین حیات یعنی مذہب کے خلاف ضرور ہیں۔ اگر کسی کو غیر مسلم یا اقلیت قرار دینے کے لئے صرف زیادہ آوازوں اور جسموں اور زبانوں کی ضرورت ہے تو پھر گذشتہ دنوں ۷۵ ملین بنگلہ دیش کے مسلمانوں کے خیال کے مطابق ۵۵ ملین پاکستانی مسلمانوں کا کردار ہرگز مسلمانوں کا کردار نہ تھا اور ہمارے خیال میں لمبی لمبی داڑھیاں اور تسبیحیں، بڑے بڑے کرتے، یا کوئی خاص شخصیت کسی کو غیر مسلم قرار نہیں دے سکتی۔

اور ہماری رائے میں کسی فرد۔ کسی جماعت۔ کسی فرقہ۔ کسی حکومت یا اس کی اسمبلی کو خدائے عظیم و برتر کی طرف سے یہ حق نہیں پہنچا کہ وہ کسی دوسرے فرقہ یا کسی شخص کو یا ایک قوم کو غیر مسلم قرار دے کر اقلیت قرار دے دے۔ جہاں تک ہمیں علم ہے ہر وہ شخص جو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا کلمہ پڑھتا ہے۔ وہ مسلمان ہے

ہماری نگاہ میں یہ فیصلہ ایک خالی الذہن اور فارغ البال قوم کی اسمبلی ہی کر سکتی ہے ورنہ آپ خود ہی سوچیئے کہ اپنی ترقی کے لئے کوشاں۔ سنجیدہ اور اپنی ترقی میں مگن قوم کو ان بے کار مسائل میں الجھنے کا وقت کہاں!! اور خصوصاً اس وقت جبکہ ضرورت اس بات کی تھی کہ قوم یکجان ہو کر اپنے رفاہی۔ سوشل۔ داخلی اور بین الاقوامی مسائل کی طرف توجہ دیتی اور ملک و قوم کی خوشحالی کے لئے نئی ترکیبیں اور حل سوچتی۔ یہاں اس قوم کے لئے سب سے بڑا مسئلہ یہ بن چکا ہے کہ مسلمان کون ہے اور کون نہیں؟

کچھ عرصہ پہلے بنگالی اور غیر بنگالی کے مسئلہ نے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیا اب فرقہ بندیوں اور مسلمان اور غیر مسلمان کے مسئلہ سے آخر آپ کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

ہمیں اس مسئلہ کو بے ہنگم وقت پر شروع کرنے کا مزید رنج ہوا۔ سرحد کے اس پار ایٹمی تجربے ہو رہے ہیں۔ حکومت ایک طرف اعلان کرتی ہے کہ وہ بھی ایٹمی میدان میں عمل پیرا ہوگی اور دوسری طرف اس غیر ضروری مسئلہ کو اٹھایا گیا اور قوم میں مزید پھوٹ ڈالی گئی۔ ہمارے ملک کے سب سے بڑے سائنسدان جناب ڈاکٹر عبد السلام اور ان کے کئی دوسرے سائنسدان ساتھی جو اس ایٹمی تجربے کے ستون سمجھے جاتے تھے اس قرارداد کے بعد مسلمان کہلانے کا حق نہیں رکھتے۔ اب آپ خود ہی سوچیئے کہ اس قرارداد سے ملک قوم یا اسلام کو کہاں تک فائدہ پہنچا؟ اگر یہ مسئلہ یہیں ختم ہو جاتا تو شاید تسلی ہوتی لیکن اس چیز کی کون ضمانت دیتا ہے کہ اس طرح کے مزید مسائل نہ اٹھائے جائیں گے سنی شیعہ کو، دیوبندی بریلوی کو۔ اہلحدیث اہل قرآن کو۔ آغا خانی غیر آغا خانی کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر خود جنت کا حقدار بن رہا ہوگا۔

مسلمان کون ہے اور کون نہیں؟ ہماری رائے میں یہ مسئلہ اس ذات تک چھوڑا جانا چاہیئے تھا۔ یہ مسائل اور فیصلے اس کے ہیں اور ہمارے یقین کے مطابق وہ ان سب سے باخبر ہے ان تمام حقائق و خدشات کو سامنے رکھتے ہوئے ہماری نگاہ میں اب بھی ہر وہ شخص مسلمان ہے جو اللہ اور اس کے رسول مقبولؐ کا کلمہ پڑھتا ہے

اسمبلی کے اس فیصلہ میں نہ تو ہمیں اسلام کی خدمت پنہاں نظر آتی ہے اور نہ ہی قوم و ملک کی بہبود بلکہ برعکس اس کے اس فیصلہ کے بعد ایک دوسرے کو کافر کہنے کا لا انتہائی سلسلہ شروع ہوتا نظر آرہا ہے۔ اس لئے ہم آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ آپ اپنی حکومت کو ان خدشات و حقائق سے آگاہ کیجئے اور ساتھ ہی ساتھ کہیئے کہ خدارا لیے لاتعداد بڑے اور چھوٹے مسائل کی طرف توجہ دو۔ اتنے بڑے خدا اور اس کے مذہب کی نگرانی کو وہ اپنا محاسبہ خود کرے گا یقین جانیئے اگر آپ نے اس وقت لاپرواہی برتی تو ممکن ہے ہمیں پھر اُسی طرح کی گراں قیمت ادا کرنی پڑے جیسا مشرقی پاکستان کے مسئلہ پہ ہماری خاموشی نے نتائج دکھلائے۔ ان خیالات کے اظہار کے ساتھ ساتھ ہم ایک چیز صاف طور پر کہنا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ ہمارا اپنا کبھی اس فرقہ سے کوئی تعلق نہیں رہا اور الحمد للہ کہ ہم اپنے آباؤ اجداد سے لے کر آج تک بالکل سیدھے سادھے مسلمان ہیں۔ ان خیالات کا اظہار صرف اس لئے کیا گیا کہ ہمارے خیال میں قوم و ملک اور مذہب و ملت کی اسی میں بھلائی ہے کہ ہم سب ایک ہو کر رہیں۔"

(ہفت روزہ اخبار آسٹریلیا۔ لندن)
(جنوری ۱۹۷۵)

نہ میں شیعہ ، نہ میں سُنّی

عنوان بالا کے تحت جناب مخمور ترکھو صاحب کی دلچسپ پنجابی نظم اپنے قارئین کے لئے ہم شکریہ کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

ساجن دا گھر میرے ڈیرا ۔ بدل رحمت اُتّے پھیرا — جس رنگے خوش ساجن میرا ، اوہا سوہا دسّے مینوں چنّی
مینوں وچ حضور بٹھایا ، میرے اُتّے کرم کمایا — یاد نہ رہیا وقت وہایا ، بھُل گئی میں کتنا رُنّی
میں سہاں حاضر لا گنہاری ، رحمت اُس دی کر گئی کاری — لا الٰہ دی پھیر بہاری ، باہر سٹّے نوں ستّے اُنّی
سیّاں دین مبارکبادی ، اکو ملیا یار سوادی — ہوراں بخشیں لبھی آزادی ، مل گئی ڈاڈے کولوں چھُٹّی
پھکّی اوہ جو ساجن بھاوے ، سوہنا اُس دے عیب چھپاوے — بھاویں اوگن ہار سداوے ، بھاویں ملک تتّی سر مُنّی
سمجھے جیس دی دین دھروئی ، اُس سوہنے دا مذہب کوئی — میں ہن لبھا دسّے دی ہوئی ، پُچھاں مذہب بھاواں کُھنّی
دسّو اوہ کس دا نا ہیں ، سانہیں لبدا کس دسّا ہیں — کس دیاں جتھا اوہدے نہیں یا نہیں ، کیہڑی مٹّی اوس نہ گُھنّی
دسّو اُس کون بھلائی ، کون تنا اُس دی وچ خدائی — کیہڑی اوہنوں یاد نہیں آئی ، کیہڑی اُس دے کاج نہ رُنّی
بھُل گیوا کو داہونا ، تاہیں پے گیا تھاں تھاں رونا — چھڈ یا وحدت وچ کھلونا ، وچھڑی مرکز والی دھُنّی
کر کر گلّاں وادھو وافر ، کڈھوا یہہ تنخیہ آخر — ایہہ بھی کافر اوہ بھی کافر ، طعنے دیہیاں خلقت سُنّی
چھڈ سہیل بنائے سوکھے ، وکھرے وکھرے کر کے چوکے — ہماہاں کڈھ لئے موقعے ، اُتّی کانی ، ہنی پہتّی
رل مل کے سب وسّو رسّو ، رنگ محبت والا دسّو — پھر خم کھو کھیڈو ہسّو ، چھڈو بیہودہ بحث کے تُنّی
نفرت دی چھڈ رام کہانی ، وچ محبت رہو سیانی — لوکی بھاویں کہن دیوانی ، ہو جاگنگی ، بولی ، کُھنّی
سارے ملک سیاپے جاون ، بجے ساجن چا دید کراون — عقلاں اپنا آپ گواون ، جبدم کُھلّن علم لدُنی

اپنے فرقے ذاتاں الّاں ، سب جیاں دکھو دکھ نے گلّاں
کس کس دا ہن پھولو ملّاں ، میں مخمور ایسے غم کھُتّی

(امروز لاہور ـ ۸ جون ۱۹۷۵)

الفرقان :- یہ نظریہ قابلِ توجہ اور قابلِ غور ہے۔

اعلانِ نکاح

میرے چھوٹے بھائی سید بشیر بخاری (فورمین الہی کاٹن ملز لمیٹڈ منڈرہ ضلع راولپنڈی) ساکن گولیکی ضلع گجرات کا نکاح عزیزہ وسیم شاہدہ آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ جہلم کے ساتھ مبلغ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم جناب مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ گجرات نے مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۷۵ء بروز اتوار جہلم میں پڑھا اسی روز شام ۵ بجے تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد مربی نے دعا کرائی۔

عزیزم بشیر بخاری سید احمد حسن صاحب مرحوم کے بیٹے اور محترم الحاج حکیم سید محمد ابراہیم صاحب بخاری مرحوم سابق امیر جماعت انبالہ چھاؤنی کے پوتے ہیں اور عزیزہ وسیم شاہدہ مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب جلوانی حال جہلم کی صاحبزادی ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے نہایت بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

سالانہ اشتراک (پیشگی)

پاکستان ———— دس روپے

بھارت ———— تیس روپے

عام بیرونی ممالک ہوائی ڈاک —— ساٹھ روپے

امریکہ و کینیڈا " " —— اسی روپیہ

بیرونی ممالک بحری ڈاک —— تیس روپے

جملہ رقوم مینیجر "الفرقان" ربوہ کے نام آنی چاہئیں۔ بیرون و اندرون ملک سے اسی پتہ پر چیک یا ڈرافٹ بھی بھجوائے جا سکتے ہیں۔

—— مینیجر "الفرقان" ربوہ

ہر قسم کا سامانِ سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹفک سٹورز

فون: ۶۲۵۰۰

گنپت روڈ لاہور

کو یاد رکھیں

الفردوس

انارکلی بیسٹ لیڈیز کپڑے کیلئے

آپ کو اچھی دکان ہے!

الفردوس

۸۵ - انار کلی - لاہور

مفید اور مؤثر دوائیں

نورِ کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے نہایت مفید ہے

خارش۔ پانی بہنا۔ بھیگی۔ ناخونہ۔ ضعفِ بصارت وغیرہ امراض کے لئے نہایت مفید ہے۔ عرصہ ساٹھ سال سے استعمال ہو رہا ہے۔

خشک و تر قیمت :۔ سوا روپیہ

تریاقِ اٹھراء

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی بہترین تجویز جو نہایت عمدہ اور اعلیٰ اجزاء کے ساتھ پیش کی جارہی ہے اٹھرا۔ بچوں کا مردہ پیدا ہونا۔ پیدا ہونے کے بعد جلد مر جانا۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا۔ یا لاتو ہونا ان تمام امراض کا بہترین علاج ہے۔ قیمت : پندرہ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گولبازار۔ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

سرزمینِ قادیان کا

اولین دواخانہ

جسے سنہ ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے قائم فرمایا

• اولیت • شہرۂ آفاق

حبِ اٹھرا رجسٹرڈ

مکمل کورس (۳۱) اکتیس روپے

دوالمسک خاص: نا نانہ امراض کا واحد علاج۔ دو ماہ کورس کی قیمت : دس روپے

نوجامِ عشق: طاقت کی لاثانی دوا۔ قیمت ۶۰ گولی۔ پچیس روپے

حبِ مفید النساء: بے قاعدگی کا بہترین علاج۔ قیمت : دس روپے

حبِ مسانہ: سوزاک کی مجرب دوا۔ قیمت : پانچ روپے

معین الصحت: تلی بڑھنا، خرابی جگر اور یرقان کا علاج قیمت (۱۰) دس روپے

ہمارا اصول

• صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دواسازی • عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ ——— اور

اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں

حکیم نظام جان اینڈ سنز

چوک گھنٹہ گھر | بالمقابل ایوانِ محمود

گوجرانوالہ | ربوہ

طابع و ناشر: ابوالعطاء جالندھری، پرنٹر: سید عبدالحی شاہ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ "الفرقان" ربوہ

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
Peach Jam
HOT
Plum Jam
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ، لاہور
ORIENT

Monthly **AL-FURQAN** *Rabwah*

JUNE 1975 **Regd. No. L 5708**

مسجد احمدیہ نور راولپنڈی کا ایک منظر

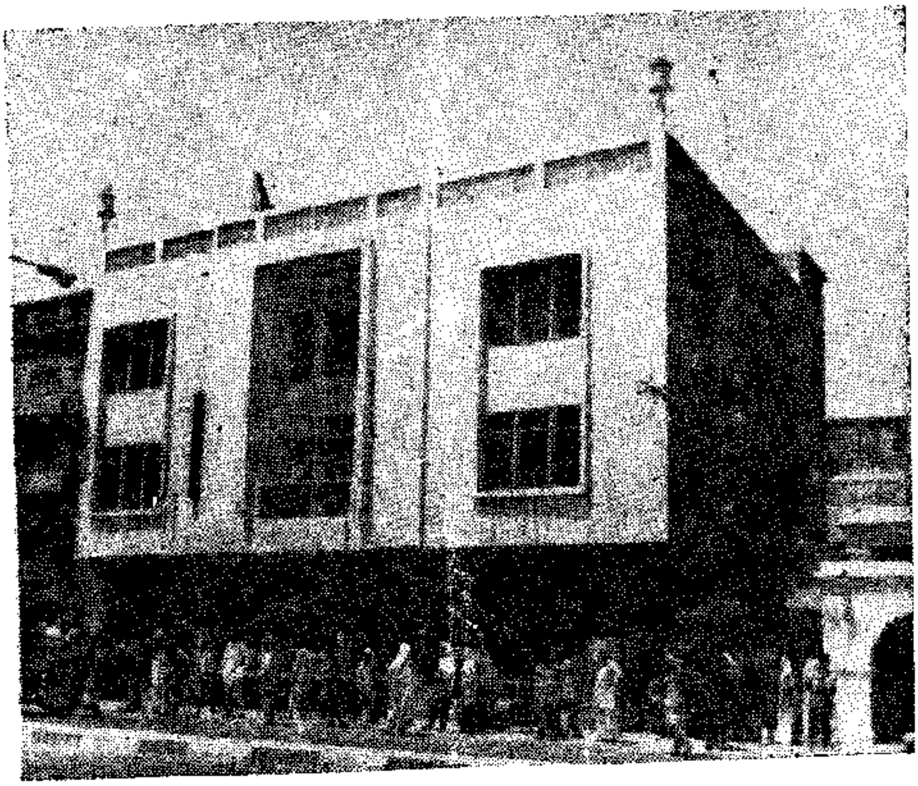

نہایت افسوس اور رنج کے ساتھ احمدی احباب کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ محکمہ بحالیات نے احمدیہ مسجد نور کو نیلام کر دیا ۔ اناللہ و انا الیہ راجعون ۔ مرکز کی طرف سے قانونی چارہ جوئی ہو رہی ہے احباب بارگاہ رب العزت میں عاجزانہ دعائیں کرتے رہیں ۔

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا ۔